لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیانامہ

URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 283 Tuesday 03 March, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلدنمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۸۳) ۳/مارچ ۲۰۲۶ء بروز منگل قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

امریکہ-اسرائیل کے مشترکہ حملوں کی زد میں آئے ایران کے 131 شہر، 555 افراد جاں بحق

ایران کا جوابی حملہ، اسرائیل، عراق، یو اے ای سمیت کئی ممالک کو بنایا نشانہ، امریکہ کے کئی جنگی طیارے تباہ، متعدد امریکی فوجی ہلاک اور زخمی، اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے دفتر پر میزائل حملہ، یروشلم اور تل ابیب میں میزائلوں کی بارش، متعدد افراد ہلاک اور زخمی

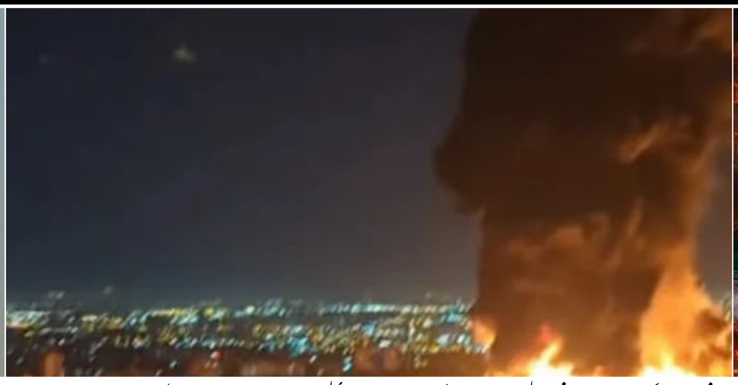

تہران/تل ابیب (ایجنسی): ایران اور اسرائیل-امریکہ کے درمیان جنگ جاری ہے، جس میں ایران نے اسرائیل کے ساتھ ساتھ کئی خلیجی ممالک پر بھی حملہ کیا ہے۔ اس جنگ میں ہونے والے جانی نقصان کے اعداد و شمار ایران کی جانب سے فراہم کیے گئے ہیں۔ ایران کا کہنا ہے کہ امریکہ-اسرائیل حملوں میں اب تک 555 لوگ مارے گئے ہیں۔ 'اے پی' (ایسوسی ایٹڈ پریس) کے مطابق ایرانی ریڈ کریسنٹ سوسائٹی نے پیر کو بتایا کہ "ایران کو نشانہ بنا کر کی جانے والی امریکہ-اسرائیل فضائی مہم میں اب تک کم از کم 555 افراد مارے جا چکے ہیں۔" سوسائٹی نے آگے کہا کہ اس جنگ میں اب تک 131 شہروں پر حملہ ہوا ہے۔ ایران نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے 555 ہم وطن مارے گئے ہیں، امدادی کام مسلسل جاری ہے۔ 'الجزیرہ' کے مطابق ریڈ کریسنٹ نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ متاثرہ علاقوں میں امدادی ٹیمیں موجود ہیں اور پورے ملک میں 100000 سے زیادہ افراد ہائی الرٹ پر ہیں۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ تقریباً 4 ملین رضاکاروں کا ایک نیٹورک انسانی امداد اور نفسیاتی تعاون فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق ایران اور ایران کے حمایت یافتہ مسلح گروہوں نے اسرائیل اور کئی عرب ممالک پر میزائل داغے۔ دوسری جانب اسرائیل اور امریکہ ایرانی ٹھکانوں پر حملے جاری رکھے، جس سے لڑائی مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔

واضح رہے کہ کویت میں امریکی سفارت خانے پر حملے کے بعد عمارت کے اندر سے آگ اور دھواں اٹھتے دیکھا گیا۔ کویت کی وزارت دفاع کے مطابق ملک میں کئی امریکی جنگی طیارے تباہ ہوئے ہیں، تاہم پائلٹوں کو مستحکم حالت میں اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ امریکی فوج نے اس معاملے پر فوری طور پر کوئی موقف اختیار نہیں کیا ہے، جبکہ سفارت خانے کے احاطے میں کسی جانی نقصان کی فوری اطلاع نہیں ملی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کے سینئر سیکورٹی عہدیدار علی لاریجانی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ایران امریکہ کے ساتھ مذاکرات نہیں کرے گا۔ عراق میں ایک ایران نواز مسلح گروہ نے بغداد ایئرپورٹ پر امریکی فوجیوں کو نشانہ بنا کر کیے گئے ڈرون حملے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے، اس سے ایک روز قبل اس نے اربیل میں ایک امریکی فوجی اڈے پر فائرنگ کا دعویٰ کیا تھا۔ قبرص نے بھی بحیرہ روم کے جزیرے پر واقع ایک برطانوی فوجی اڈے کو نشانہ بنا کر کیے گئے ڈرون حملے کی اطلاع دی ہے۔

اسرائیل اور امریکہ کے ایران پر مشترکہ حملہ کے بعد مشرق وسطیٰ میں کشیدگی عروج پر پہنچ گئی ہے۔ ایران لگاتار جوابی حملے کر رہا ہے۔ اس درمیان ایران کی اسلامک ریوولیوشنری گارڈ کارپس (آئی آر جی سی) نے دعویٰ کیا ہے کہ تل ابیب میں نیتن یاہو کے دفتر اور اسرائیلی فضائیہ کمانڈر کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ آئی آر جی سی نے یہ بھی کہا ہے کہ حملہ کے بعد نیتن یاہو کی پوزیشن واضح نہیں ہے۔ آئی آر جی سی کا کہنا ہے کہ حملہ کے بعد اسرائیلی قیادت میں زبردست ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ اسرائیلی فضائیہ کے کمانڈر کے ٹھکانے پر حملہ خیبر میزائل سے کیے جانے کی اطلاع موصول ہو رہی ہے۔ فضائیہ کمانڈر یا نیتن یاہو کس حال میں ہیں، اس بارے میں فی الحال کچھ بھی واضح طور پر نہیں بتایا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال کے بعد ایران کے ذریعہ جوابی حملہ کافی تیز کر دیا گیا ہے۔ تہران اور اس کے ساتھی ملیشیا نے خلیجی ممالک میں موجود اسرائیلی و امریکی ٹھکانوں پر میزائلوں اور ڈرون سے کئی حملے کیے ہیں۔ ان حملوں میں نقصانات کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے دفتر پر حملہ بھی ایران کی ناراضگی کو ظاہر کرنے والا ہے۔ حالانکہ نیتن یاہو کے دفتر پر میزائل حملہ کے دعویٰ کو اسرائیل نے پوری طرح سے خارج کر دیا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ ایسا کوئی حملہ نہیں کیا گیا ہے۔

ایران کا جوابی حملہ بھی اثر دکھا رہا ہے۔ ایران نے اسرائیل، عراق، یو اے ای سمیت کئی ممالک میں میزائلیں داغی ہیں، جن میں کچھ نشانے پر بھی لگی ہیں۔ اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے بھی ایران پر بمباری جاری ہے۔ اس درمیان ایرانی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ کے کئی جنگی طیارے اس نے تباہ کر دیے ہیں، جن میں کویت میں امریکی فوج کا ایک ایف-15 جنگی طیارہ بھی شامل ہے۔ عراق میں امریکی جنگی طیارہ تباہ ہونے کی ایک ویڈیو بھی سامنے آئی ہے۔ اس ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جنگی طیارہ آسمان میں ہی آگ کی لپٹوں میں گھر گیا ہے اور تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف گر رہا ہے۔ توجہ طلب بات یہ ہے کہ ایف-15 جنگی طیارہ دنیا کے سب سے خطرناک اور جدید جنگی طیاروں میں شمار ہوتا ہے۔ حالانکہ طیارہ میں آگ لگتے ہی پائلٹ پیراسوٹ سے کود گیا، جس سے اس کی جان بچ گئی۔ حالانکہ ابھی تک اس خبر کی کسی نے تصدیق نہیں کی ہے۔ امریکہ اور کویت کی فوج کی جانب سے بھی اس سلسلے میں کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ اس درمیان کویت کی وزارت دفاع نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کئی امریکی جنگی طیارے حادثہ کا شکار ہوئے ہیں۔ اس نے تباہ ہونے والے جنگی طیاروں کی تعداد اور حادثات کی تفصیل پیش نہیں کی ہے۔ کچھ ویڈیوز ضرور سامنے آئی ہیں، جن میں امریکی جنگی طیاروں کو آگ میں لپٹا اور تیزی کے ساتھ نیچے گرتا دیکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک امریکی جنگی طیارہ ایف-15 کے حادثہ کا شکار ہونے کی بات ہے، یہ حادثہ آپریشن 'ایپک فیوری' کے دوران پیش آیا ہے، جس میں امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملے کیے۔ ایرانی افسران نے اسے بدلہ کی شکل میں متوازن کارروائی بتایا ہے اور تنبیہ دی ہے کہ آئندہ مزید جوابی حملہ کا امکان بنا ہوا ہے۔

اوقات سحر و افطار

13/رمضان المبارک 1447ھ

منگل، 03/مارچ 2026

لکھنؤ	
ختم سحر	وقت افطار
5:05	6:10
شاہجہانپور	
5:12	6:16

فقہ جعفریہ کیلئے ختم سحر ۸ منٹ قبل اور افطار میں ۱۱ منٹ کی تاخیر

آیت اللہ خامنہ ای کی زخمی بیوی منصورہ بھی جاں بحق

تہران (ایجنسی): ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال کے 2 دن بعد ان کی اہلیہ منصورہ خجستہ 'باقرزاد' نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق 2 دن قبل امریکہ اور اسرائیل کے حملوں میں وہ زخمی ہو گئی تھیں۔ علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔ ان حملوں میں خامنہ ای اور ان کے خاندان کے کئی افراد بھی مارے گئے تھے۔ منصورہ نے 1964 میں خامنہ ای سے شادی کی تھی۔ وہ ہمیشہ عوامی زندگی سے دور رہیں اور کسی بھی سرکاری تقریب میں بہت کم نظر آتی تھیں۔ امریکہ اور اسرائیل نے خامنہ ای کے خاندان کے دیگر افراد کی موت کی الگ سے تصدیق نہیں کی ہے۔

لکھنؤ کے بڑا امام باڑہ بند، مرکزی دروازے پر لگائے گئے 'آیت اللہ علی خامنہ ای' کے پوسٹر اور کالے جھنڈے

لکھنؤ (ایجنسی): ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت کی خبر کے بعد اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہفتہ کو شہر کے معروف مذہبی رہنما مولانا کلب جواد نے 3 روز کے سوگ کا اعلان کرتے ہوئے امام بارگاہوں، گھروں اور مذہبی مقامات پر سیاہ پرچم لگانے کی اپیل کی تھی۔ اس دوران شہر میں مختلف تعزیتی پروگرام بھی منعقد کیے گئے تھے۔ جبکہ آج مولانا کلب جواد کی اپیل کا اثر دیکھنے کو ملا۔ ایران میں آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت کے بعد جہاں ملک کے مختلف شہروں میں شیعہ برادری کے لوگ ماتم منا رہے ہیں اور تعزیتی اجتماعات منعقد کر رہے ہیں، وہیں آج پرانے لکھنؤ میں سوگ کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ یہاں آج چھوٹا اور بڑا امام باڑہ، بھول بھولیا مکمل طور سے بند ہیں۔ اس کے علاوہ پرانے لکھنؤ کے بازار بھی مکمل طور سے بند ہیں۔ مذہبی جذبات اور سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی 3 مارچ کے بعد سیاحوں کے لیے امام باڑے کھول دیے جائیں گے۔ لکھنؤ میں شیعہ برادری کے لوگوں نے بڑے امام باڑے سے چھوٹے امام باڑے تک دکانیں بند کر رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ شیعہ برادری نے 3 روز کے سوگ کا اعلان کیا ہے۔ بڑا امام باڑہ اور چھوٹا امام باڑہ سیاحوں کے لیے بھی بند رہے گا۔ انتظامیہ نے یہ فیصلہ احتیاطاً لیا ہے۔ اس کے علاوہ عمارتوں پر خامنہ ای کے بڑے بڑے پوسٹرز لگائے گئے ہیں۔ شیعہ برادری کے لوگ آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ مولانا کلب جواد کی اپیل کے مطابق لکھنؤ کے تاریخی چھوٹے امام بارگاہ میں شام کو خصوصی تعزیتی اجلاس منعقد ہوگا۔ اس تعزیتی اجلاس میں مذہبی علماء، سماجی کارکنان اور بڑی تعداد میں لوگ شرکت کریں گے۔ اس دوران قرآن خوانی، دعا اور خراجِ عقیدت کی تقریب منعقد کی جائے گی، جس میں آیت اللہ خامنہ ای کی خدمات کو یاد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کینڈل مارچ بھی نکالا جائے گا۔

'ہندوستان امن اور استحکام کا حامی'

مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ پر وزیراعظم مودی کا بیان

نئی دہلی (ایجنسی): مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے حوالے سے وزیراعظم نریندر مودی نے امن اور مذاکرات کا راستہ اپنانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات انتہائی تشویشناک ہیں۔ موجودہ بحران کا حل صرف بات چیت اور سفارتی کوششوں سے ہی ممکن ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ دنیا میں تناؤ چل رہا ہے۔ ہندوستان امن اور استحکام کا حامی ہے اور ہندوستانیوں کی حفاظت کے لیے پرعزم ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی کا کہنا ہے کہ ہندوستان تمام ممالک کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ ہندوستان بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کے حق میں ہے۔ وزیراعظم کے مطابق جب 2 جمہوریتیں ایک ساتھ کھڑی ہوتی ہیں تو امن کی آواز مزید مضبوط ہو جاتی ہیں۔ مغربی ایشیا میں موجودہ حالات ہمارے لیے گہری تشویش کی بات ہے۔ ہندوستان بات چیت اور سفارت کے ذریعہ تمام تنازعات کو حل کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ کناڈائی وزیراعظم کارنی کے ساتھ دو طرفہ مذاکرات کے بعد وزیراعظم نے یہ بات کہی ہے۔ اس دوران ہندوستان اور کناڈا نے یورینیم سے متعلق ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس کے علاوہ شہری ایٹمی تعاون کو آگے بڑھاتے ہوئے دونوں ممالک چھوٹے ماڈیولری ایکٹرز پر ایک ساتھ مل کر کام کریں گے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل پیر کی نصف شب وزیراعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے اپنے اسرائیلی ہم منصب بنجامن نیتن یاہو سے خطے کی موجودہ صورتحال پر بات کرنے کے لیے فون پر رابطہ کیا اور دشمنی کو جلد ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ جبکہ مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے پیر کو کہا تھا کہ مرکزی حکومت خلیجی ممالک میں پھنسے ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت لانے کے لیے پوری طرح تیار ہے اور اس سلسلے میں بیرون ملک ہندوستانی مشنوں سے رابطے میں ہے۔

مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے کہا تھا کہ جب بھی کناڈیگا اور دیگر ہندوستانی دنیا میں کہیں بھی بحران کا شکار ہوتے ہیں، مرکزی حکومت ان کی بحفاظت واپسی کو یقینی بناتی ہے۔ اس سے قبل ہم یوکرین میں پھنسے ہوئے شہریوں کو بھی واپس لائے۔ جہاں بھی ہندوستانی موجود ہیں، ان کی حفاظت ہماری ترجیح ہے۔ انہوں نے فکرمند خاندانوں کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور حکومت تمام ہندوستانی کو بحفاظت واپس لانے کے لیے پرعزم ہے۔

آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت ایک عظیم دور کا خاتمہ ہے

سفارتی مذاکرات کے تقدس کو پامال کر بزدلانہ حملہ عالمی ضمیر پر وار ہے: مرزا محمد حلیم

لکھنؤ (پریس ریلیز):

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت کی خبر نے نہ صرف عالم اسلام بلکہ دنیا بھر کے مظلوموں کو بھی دکھ پہنچایا ہے۔ اس انتہائی جذباتی اور تاریخی موقع پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے حج و عمرہ کے امور کے ماہر مرزا محمد حلیم نے اسے ایک عظیم دور کا خاتمہ قرار دیا۔ موجودہ عالمی صورتحال پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سامراجی طاقتیں "آپریشن لائنز رور" کا نام دے کر جو جشن منا رہی ہیں وہ دراصل "شیر" کی دھاڑ سے پیدا ہونے والے خوف کا اجتماعی ماتم ہے، جس نے کئی دہائیوں سے واشنگٹن اور تل ابیب کی طاقت کو چیلنج کیا تھا۔ مرزا محمد حلیم نے سفارتی لہجے میں کہا کہ امریکا، اسرائیل اور ان کے اتحادیوں کی یہ حکمت عملی محض دھوکہ ہے۔ جنگلی کتوں کی طرح وہ اتحاد بنا رہے ہیں اور شیر کو گھیرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ قوتیں یہ غلط فہمی ترک کر دیں کہ میزائل، نئی ٹیکنالوجی یا محاصرے سے جنگل کا قانون اور تخت کا حق بدل جائے گا۔ حکومت اور عزت کا تعین تعداد سے نہیں بلکہ اس "ایماندار جذبے" اور "کردار" سے ہوتا ہے جو آیت اللہ علی خامنہ ای کی شخصیت کا خاصہ تھے۔ مرزا حلیم نے مرحوم کو حرم شریف کی عزت اور مسلم فخر کا سچا سپاہی قرار دیتے ہوئے کہا کہ "تاریخ گواہ ہے کہ شیر کبھی نہیں مرتے، آیت اللہ کا انتقال ان کی شکست نہیں بلکہ ان کے لافانی تصور میں تبدیل کرنا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اور اسرائیل کا یہ بزدلانہ محاصرہ ان کی اپنی کمزوری کا منہ بولتا ثبوت ہے کیونکہ وہ غیر مسلح خیال کی گرج سے بھی کانپتے ہیں۔ جب شیر آنکھیں بند کر لیتا ہے تو وہ ہارتا نہیں بلکہ ایک ایسے انقلاب کی تیاری کر رہا ہوتا ہے جسے روکنے کی طاقت ان "کاغذی شیروں" میں نہیں ہوتی۔

مرزا محمد حلیم نے اپنی تقریر کا اختتام یہ دعا کرتے ہوئے کیا کہ اللہ تعالیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ سامراجی اتحاد کا یہ اقدام ان کی اپنی شکست کا آغاز ہے۔ ایک شیر کی خاموش شہادت بھی تمام عالمی سازشوں کو خاک میں ملانے کے لیے کافی ہے۔ بالآخر، وراثت کا تعین ہمیشہ "پاؤں کے نشان" اور "قربانی" سے ہوتا ہے، نہ کہ اندھیرے میں شور مچانے والے ریوڑ کی آوازوں سے۔

آیت اللہ خامنہ ای کی موت کے بعد پاکستان میں ہنگامہ جاری

مختلف مقامات پر پید اتشدد میں کم از کم 35 اموات

تہران (ایجنسی): ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حملوں میں سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت کے بعد پاکستان کے کئی شہروں میں پُرتشدد مظاہرہ ہو رہا ہے۔ کراچی سے لے کر پاکستان مقبوضہ کشمیر تک پیدا اس تشدد میں اب تک کم از کم 35 شہریوں کی موت ہو چکی ہے۔ 100 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں، جن میں کچھ کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کو پُرتشدد مظاہرہ کے دوران گولی لگی تھی۔ حالانکہ اس بارے میں پاکستان نے ابھی تک تصدیق نہیں کی ہے۔ پاکستانی میڈیا رپورٹس کے مطابق پُرتشدد مظاہرہ کے دوران کراچی میں 16 اموات ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ گلت میں 7، اسکردو میں 6 اور اسلام آباد میں 6 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ سبھی شہری تصادم کے دوران سیکورٹی فورسز اور امریکی مرین سیکورٹی دستہ کی کارروائی میں ہلاک ہوئے ہیں۔ حالات بگڑنے پر دیر رات پنجاب حکومت نے خطہ کے اسپتالوں میں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔ اس کے علاوہ دیگر خطوں کی حکومتوں نے بھی اپنے یہاں الرٹ جاری کر دیا ہے۔ شیعہ آبادی والے علاقوں میں بھاری پولیس فورس کی تعیناتی کی گئی ہے۔ ذرائع کے حوالہ سے آ رہی خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ اسلام آباد کے کچھ اسپتالوں کو حقیقی تعداد جاری نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسی طرح دیگر ریاستوں میں بھی سرکاری اور پرائیویٹ اسپتالوں کو حقیقت حال ظاہر نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پاکستانی میڈیا رپورٹس میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ابتدائی تعداد باہر آنے کے بعد اب اسپتال زخمی اور ہلاک لوگوں کی جانکاری نہیں دے رہا ہے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے کئی شہروں میں سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے اور انتظامیہ نے لوگوں سے امن بنائے رکھنے کی اپیل کی ہے۔ اس درمیان پاکستان میں امریکی سفارت خانہ نے کہا ہے کہ ہم کراچی اور لاہور میں امریکی سفارت خانوں کے سامنے جاری مظاہروں کی خبروں پر نظر رکھ رہے ہیں، ساتھ ہی اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ اور پیشاور میں سفارت خانہ کے سامنے مظاہروں کے اعلان پر بھی نظر رکھی جا رہی ہے۔ ہم سفارت خانہ کے سامنے مظاہروں کے اعلان پر بھی نظر رکھی جا رہی ہے۔ ہم پاکستان میں رہنے والے امریکی شہریوں کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ مقامی خبروں پر نظر رکھیں اور سیکورٹی کے بہتر طریقے اختیار کریں، جن میں اپنے آس پاس کے ماحول کے تئیں الرٹ رہنا، بھیڑ بھاڑ والی جگہوں سے بچنا اور اپنے ایس ٹی ای پی رجسٹریشن کو اپڈیٹ رکھنا شامل ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

حدیث میں ہے کہ۔’’جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ’’باب ریان‘‘ کہا جاتا ہے اور اس میں روز قیامت صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا۔

خامنہ ای کی شہادت ان شاء اللہ انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی

کیا خامنہ ای کی شہادت سے ایران کمزور پڑ جائے گا؟ایسا نہیں ہے۔جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا کہ خامنہ ای کسی ایک شخص کا نام نہیں ہے، بلکہ ایک نظریہ کا نام ہے اور نظریہ کبھی مرتا نہیں ہے۔وہ ناکام ہونے کی صورت میں بھی زندہ رہتا ہے۔اس کی تازہ مثال بنگلہ دیش کی جماعت اسلامی ہے۔جسے پندرہ سال تک قیدو بند میں رکھا گیا،اس کی قیادت کوسولی پر لٹکا دیا گیا،اس کی املاک و دفاتر اور تمام وسائل پر قدغن لگا دیے گئے،لیکن کیا وہ ختم ہوگئی؟کیا اس کے نام لیوا کم ہوگئے؟نہیں، بلکہ وہ دلوں میں زندہ رہی،اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور جیسے ہی اسے کھلی ہوا میں سانس لینے کا موقع ملا اس نے اپنی طاقت کا مظاہرہ پیش کردیا۔دنیا میں جو تحریکیں نظریات کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں وہ قیدو بند اور دارورسن سے مزید غذا حاصل کرتی ہیں۔چہ جائیکہ اسلامی تحریکات جن کے لیے موت بھی ابدی حیات کا پیغام لاتی ہے اور ہر ستم پر ان کی زبان’’فُزتُ وَرَبِّ الکَعبَۃِ‘‘(ربِ کعبہ کی قسم!میں کامیاب ہوگیا۔) کا نعرہ بلند کرتی ہے۔اس اصول کی بنیاد پر ایران میں موجودہ رجیم بھی باطل کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے گی،بلکہ میدان جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دے گی خواہ اس راہ میں اس کے کتنے ہی جیالے اور رہبر کام آجائیں۔مجھے یقین ہے کہ آیت اللہ امام سید علی حسینی خامنہ ایؒ کی شہادت نہ صرف ایران کو عظمت عطا کرے گی بلکہ ساری دنیا میں عدل وانصاف پر مبنی اسلامی نظریہ کی فوقیت و برتری اور مثبت انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

عبدالغفار صدیقی

وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا اور وہی ہوا جس کی ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے خواہش کی تھی۔وہ چاہتے تھے کہ ان کی موت شہادت کی موت ہو،وہ دشمن کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے اللہ کے سامنے حاضر ہوں،اس کے لیے انھوں نے کتنی دعائیں کی تھیں،کتنی مرادیں اور منتیں مانگی تھیں۔اللہ نے انھیں سرخ رو کردیا۔ان کی دلی مراد پوری ہوگئی،وہ شہادت پا گئے،یہی ایک مومن کی معراج ہے۔خامنہ ای صرف ایک شخص کا نام نہیں بلکہ نظریہ اور فکر کی علامت ہے۔قطع نظر اس سے کہ ان کا مسلک کیا تھا،لیکن ان کا دین اسلام تھا،وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے،وہ حضرت محمدؐ پر درود بھیجتے تھے،ان کا قبلہ بھی وہی تھا جو سارے مسلمانوں کا ہے۔ان کی مساجد کا رخ روضہ علیؓ کی طرف نہیں بلکہ مکہ میں موجود بیت اللہ ہی کی طرف ہے،فقہی منہج مختلف ہونے کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ ان کا دین الگ تھا اور ہمارا دین الگ،فقہ کی بنیاد پر درجنوں مسلک اہل اسلام میں پائے جاتے ہیں اور سب ایک دوسرے کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔یہ بھی دشمن کی ایک کوشش رہی ہے کہ وہ ان اختلافات کو ہوا دے کر مسلمانوں کو متحد نہ ہونے دے۔اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہے۔دشمن جانتا ہے کہ مسلمان متحد ہوگئے تو دنیا پر غالب آجائیں گے۔

ایران کی امریکہ اور اسرائیل سے آخر کیا دشمنی تھی؟کیا ایران نے امریکہ و اسرائیل کے خطہ زمین پر قبضہ کررکھا ہے؟کیا ان کا مال مار رکھا ہے؟کیا ان کو امن وسکون سے نہیں رہنے دے رہا ہے؟ظاہر ہے ان میں سے کوئی وجہ نہیں ہے۔اس کا جرم یہ ہے کہ وہ ان کی کالونی بننے پر تیار نہیں،اس کی خطا یہ ہے کہ وہ ان کی غلامی میں رہ کر عیش حاصل نہیں کرنا چاہتا،جس طرح دوسرے شاہان عرب کررہے ہیں،اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ سیاسی اسلام کا نمائندہ اور دنیا بھر میں اسلامی تحریکات کا پشت پناہ ہے۔اس کا جرم یہ ہے کہ اس نے غزہ و فلسطین میں اسرائیلی عزائم کو ناکام کیا ہے۔وہ نہیں چاہتا کہ امریکہ ایران کے ذخائر کا مالک ہو،وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ سمندری اور ہوائی راستوں پر امریکہ کی حکمرانی ہو،وہ اپنی عوام کو امریکہ کی غلامی میں نہیں دینا چاہتا،وہ اپنے بازاروں پر امریکہ کی اجارہ داری نہیں چاہتا۔یہی وہ جرائم ہیں جن کی سزا اسے معاشی پابندیوں کی شکل میں برسوں سے مل رہی تھی اور آج عظیم شہادت کی صورت میں ملی ہے۔

امریکہ کہتا ہے کہ ایران جوہری بم بنا رہا ہے۔جس سے خطہ کو خطرہ ہے۔ایران کا بیان ہے کہ اس کا جوہری پلان انرجی کے حصول کے لیے ہے نہ کہ ایٹم بم کے لیے اور وہ کسی کے لیے خطرہ نہیں ہے۔امریکہ کا اعلان ہے کہ ایران کو جوہری طاقت نہیں بننے دیں گے؟کیمیں عدل و انصاف کے علمبرداروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ امریکہ و ایران میں کس کی حالیہ تاریخ خون سے آلودہ ہے۔کیا انصاف کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ دنیا امریکہ سے سوال کرے کہ’’آپ کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے کہ ہم کیا بنائیں اور کیا نہ بنائیں؟کتنی عجیب بات ہے کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد امن کے نام پر اقوام متحدہ کا قیام ہوا۔جس کے مقاصد میں تمام ممالک کی خود مختاری وآزادی کی حفاظت کرنا شامل تھا لیکن اول روز سے ہی اسی اقوام متحدہ کی نگرانی میں طاقت ور نے کمزوروں پر ظلم کیا۔اقوام متحدہ باندی بن کر تماشا دیکھتی رہی اس لیے کہ عالمی جنگوں کے مجرم ممالک کو ہی ویٹو پاور دے دی گئی۔یہ عالمی انصاف کا کیسا ادارہ ہے جسے امریکہ کی بدمعاشیاں کبھی نظر نہیں آتیں؟یہ کیسی دنیا ہے؟جو ایران کے بیانیہ پر یقین کرنے کے بجائے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملاتی رہی ہے۔جب کہ وہ عراق میں امریکی دعووں کا حشر دیکھ چکی ہے۔

امریکہ کے جنگی عزائم سے کون واقف نہیں ہے،ہیروشیما سے ایران تک درجنوں ممالک اس کی سفاکیت کے گواہ ہیں۔امریکہ کی خارجہ پالیسی کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو کئی ایسے ابواب سامنے آتے ہیں جو مہذب دنیا پر بدنما داغ ہیں۔نئی دنیا میں اس کے جرائم کی کہانی جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی سے شروع ہوتی ہے جن پر 1945 میں گرائے گئے ایٹمی بموں نے ایک ہی لمحے میں لاکھوں زندگیاں اجاڑ دیں۔اندازے کے مطابق صرف 1945 کے اختتام تک ہیروشیما میں تقریباً 1 لاکھ 40 ہزار اور ناگاساکی میں لگ بھگ 70 ہزار انسان لقمہ اجل بنے،جبکہ تابکاری کے اثرات نسلوں تک جاری رہے۔ویتنام کی جنگ میں 20 سے 30 لاکھ ویتنامی ہلاک ہوئے اور کیمیائی ہتھیاروں کے اثرات آج بھی وہاں محسوس کیے جاتے ہیں۔عراق پر 2003 کی چڑھائی کے بعد مختلف مطالعات میں 2 لاکھ سے 5 لاکھ تک اموات کا ذکر ملتا ہے،اور ملک طویل خانہ جنگی اور عدم استحکام کی نذر ہوا جب کہ تباہ کن ہتھیاروں کا جو الزام عراق پر عائد کیا گیا تھا وہ ثابت نہیں ہوا۔افغانستان میں دو دہائیوں پر محیط جنگ کے نتیجے میں تقریباً 2 لاکھ 40 ہزار جانیں ضائع ہوئیں۔لیبیا میں 2011 کی امریکی مداخلت کے بعد ریاستی ڈھانچہ بکھر گیا اور ہزاروں افراد مارے گئے۔اسی طرح وینزویلا پر عائد سخت معاشی پابندیوں کے نتیجے میں ہزاروں اموات ہوئیں۔اس کے صدر اور ان کے اہل خانہ کو دن کے اجالے میں اغوا کرلیا گیا۔فلسطین میں نسل کشی کے لیے اسرائیل کو ستر سال سے ہر طرح کی امداد دی گئی۔یہ تو وہ مظالم ہیں جو ماتھے کی آنکھوں سے نظر آتے ہیں،ورنہ اس نے کئی ممالک میں حکومتوں کے تختے پلٹ دیے،کتنے ہی ممالک کو معاشی امداد کے نام پر اپنا اسیر بنالیا۔

عرب حکومتیں امریکہ کی تابعداری کیوں کرتی ہیں؟حالانکہ امریکہ سے انھیں کوئی مالی فائدہ نہیں ہے بلکہ امریکہ کو عرب حکومتوں سے بنیادی طور پر تین بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں:توانائی،اسلحہ کی تجارت،اور جغرافیائی سیاسی اثر ورسوخ۔خلیجی ممالک جیسے سعودی عرب،متحدہ عرب امارات اور قطر دنیا کے اہم تیل و گیس پیدا کرنے والے ممالک ہیں اور امریکہ عالمی توانائی منڈی پر اثر انداز رہتا ہے۔دوسرا بڑا فائدہ دفاعی تجارت ہے؛عرب ممالک امریکی اسلحہ کے بڑے خریدار ہیں،جس سے امریکی دفاعی صنعت کو اربوں ڈالر کا فائدہ ہوتا ہے۔تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں موجود فوجی اڈے اور سیاسی شراکت داری امریکہ کو خطے میں اسٹریٹیجک برتری دیتے ہیں،جس کے ذریعے وہ ایران،روس اور چین جیسے حریف ممالک کے اثر کو متوازن رکھتا ہے۔امریکہ کا سب سے بڑا بازار سعودی عرب ہے،جہاں 2020 سے 2024 تک تقریباً 500 ارب ڈالر تک کا لین دین ہوا،اس کے بعد یو اے ای ہے،2024 میں امریکہ اور یو اے ای کے درمیان تقریباً 47.9 ارب ڈالر کا مجموعی تجارت حجم تھا،جس میں امریکہ کی برآمدات $ 27.0 ارب اور درآمدات $ 7.4 ارب تھیں۔اس سے امریکی سرپلس بڑھ کر $19.6 ارب ہوگیا۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ تیل پیدا کرنے والے تمام عرب ممالک اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اپنا کاروبار ڈالر میں ہی کریں۔اس کی وجہ سے ڈالر کی قوامیت مارکیٹ میں قائم رہتی ہے۔

عرب حکمران امریکہ کی سرپرستی اور خوشنودی کے اس لیے طالب رہتے ہیں کہ وہ ان کی بادشاہت کی حفاظت کرتا ہے۔دنیا بھر میں انسانی حقوق اور جمہوری اقدار کی پاسبانی کا ڈھنڈورا پیٹنے والا امریکہ عرب مملکتوں میں پامال ہورہے انسانی حقوق پر خاموش رہتا ہے۔عرب عوام کو اپنی پسند کے نمائندے منتخب کرنے کا سرے سے کوئی اختیار ہی نہیں۔نہ وہ اپنے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں پر تنقید کرسکتے ہیں۔اگر کوئی اختلاف رائے کی جرأت کرتا ہے تو اسے صحراؤں میں جانوروں کی خوراک بنا دیا جاتا ہے۔اسلامی تحریکات کو کچلا جارہا ہے۔کبھی جنھیں اسلامی خدمات کے صلہ میں شاہ فیصل ایوارڈ سے نوازا گیا تھا آج ان کی کتابوں کو لائبریریوں سے نکالا جارہا ہے۔

یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ان عرب حکومتوں میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے۔اسلام صرف نماز،روزے اور چند ظاہری رسوم کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک مکمل نظام زندگی ہے۔اسلام میں بادشاہت کے لیے کوئی جگہ نہیں،وہ شورائی جمہوری نظام کا علمبردار ہے،خلافت میں حکمران عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔عرب حکمرانوں کو اسلامی تحریکات سے اس لیے خوف ہے کہ اگر انھیں جگہ مل گئی تو ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہوجائے گا۔بس یہی خوف انھیں امریکہ کے زیر سایہ رہنے پر مجبور کرتا ہے۔امریکہ بھی ان کو یہی خطرہ دکھا کر بلیک میل کرتا ہے۔چونکہ ایران کی موجودہ رجیم اسلامی تحریکات کی حمایت کرتی ہے،اس لیے سنی عرب ممالک ایران سے عداوت رکھتے ہیں۔امریکہ انھیں یہ باور کراتا ہے کہ ایران ان کی بادشاہت کو ختم کردے گا اس لیے ایران کا کمزور رہنا ضروری ہے۔

آخر عرب حکمران دفاعی شعبہ میں خود کفیل کیوں نہیں ہونا چاہتے،مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کو ہر طرح کے ہتھیار رکھنے اور ایٹمی طاقت بننے کا اختیار حاصل ہے اور اس عمل میں اس کی ہر طرح مدد بھی کی جارہی ہے اور عرب حکومتوں کو ایک فائٹر جیٹ رکھنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔کیا اتنی موٹی بات شاہوں کی سمجھ میں نہیں آتی؟وہ کیوں اسلامی رجیم سے خوف زدہ ہیں؟صرف دنیا کے عارضی عیش کے لیے،کیا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے؟کیا انھیں اللہ کو منہ نہیں دکھانا ہے؟وہ کعبۃ اللہ اور روضہ نبوی کے مجاور بن کر اہل اسلام سے دولت کمار ہے ہیں،خود کو خادم الحرمین کہتے ہیں اور دین اسلام کا سودا باطل سے کرتے ہیں۔

کیا خامنہ ای کی شہادت سے ایران کمزور پڑ جائے گا؟ایسا نہیں ہے۔جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا کہ خامنہ ای کسی ایک شخص کا نام نہیں ہے،بلکہ ایک نظریہ کا نام ہے اور نظریہ کبھی مرتا نہیں ہے۔وہ ناکام ہونے کی صورت میں بھی زندہ رہتا ہے۔اس کی تازہ مثال بنگلہ دیش کی جماعت اسلامی ہے۔جسے پندرہ سال تک قیدو بند میں رکھا گیا،اس کی قیادت کو سولی پر لٹکا دیا گیا،اس کی املاک و دفاتر اور تمام وسائل پر قدغن لگا دیے گئے،لیکن کیا وہ ختم ہوگئی؟کیا اس کے نام لیوا کم ہوگئے؟نہیں،بلکہ وہ دلوں میں زندہ رہی،اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور جیسے ہی اسے کھلی ہوا میں سانس لینے کا موقع ملا اس نے اپنی طاقت کا مظاہرہ پیش کردیا۔دنیا میں جو تحریکیں نظریات کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں وہ قیدو بند اور دارورسن سے مزید غذا حاصل کرتی ہیں۔چہ جائیکہ اسلامی تحریکات جن کے لیے موت بھی ابدی حیات کا پیغام لاتی ہے اور ہر ستم پر ان کی زبان’’فُزتُ وَرَبِّ الکَعبَۃِ‘‘(ربِ کعبہ کی قسم!میں کامیاب ہو گیا۔) کا نعرہ بلند کرتی ہے۔اس اصول کی بنیاد پر ایران میں موجودہ رجیم بھی باطل کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے گی،بلکہ میدان جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دے گی خواہ اس راہ میں اس کے کتنے ہی جیالے اور رہبر کام آجائیں۔مجھے یقین ہے کہ آیت اللہ امام سید علی حسینی خامنہ ایؒ کی شہادت نہ صرف ایران کو عظمت عطا کرے گی بلکہ ساری دنیا میں عدل وانصاف پر مبنی اسلامی نظریہ کی فوقیت و برتری اور مثبت انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

9897565066

مشرقِ وسطیٰ کی سیاست، قیادت اور تاریخ کا فیصلہ کن موڑ

آیت اللہ خامنہ ای کے سیاسی فلسفے کا محور قومی خودمختاری، نظریاتی استقامت اور مزاحمت رہا۔ ان کے نزدیک عالمی سیاست طاقت کے توازن کا کھیل ہے، جہاں کمزور قومیں صرف اسی صورت محفوظ رہ سکتی ہیں جب وہ داخلی اتحاد برقرار رکھیں۔ یہی سوچ ایران کی خارجہ پالیسی میں جھلکتی رہی، خصوصاً فلسطین، لبنان اور یمن جیسے معاملات میں۔ ناقدین کا مؤقف تھا کہ علاقائی مداخلتوں نے ایران کو مزید تنازعات میں الجھادیا، اور یہ بحث آج بھی جاری ہے۔ قیادت کی منتقلی عوامی اعتماد کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ ایران کے شہری پہلے ہی مہنگائی، بے روزگاری اور پابندیوں کے اثرات سے دوچار ہیں۔ ایسے میں انہیں سیاسی استحکام اور واضح سمت درکار ہے۔ اگر نئی قیادت داخلی ہم آہنگی اور عالمی سطح پر کشیدگی کم کرنے کی کوشش کرتی ہے تو مثبت نتائج سامنے آسکتے ہیں، ورنہ خطے میں عدم استحکام بڑھنے کا خدشہ رہے گا۔ بین الاقوامی سطح پر اس واقعے کے اثرات دور رس ہوسکتے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ توانائی کی عالمی منڈی میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے، اور کسی بڑے سیاسی بحران کا اثر تیل کی قیمتوں، عالمی تجارت اور سفارتی اتحادوں پر پڑتا ہے۔ اسی لیے یورپی یونین، روس، چین اور خلیجی ممالک کی نظریں ایران کی اندرونی صورتحال پر مرکوز ہیں۔ عالمی برادری کی مجموعی کوشش یہی ہوگی کہ کشیدگی کو پھیلنے سے روکا جائے۔

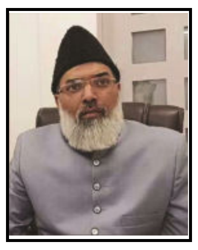

سید شاہ واصف حسن واعظی

اٹھائیس فروری دو ہزار چھبیس کا دن مشرقِ وسطیٰ کی سیاسی تاریخ میں ایک غیر معمولی لمحے کے طور پر سامنے آیا،جب یہ خبر گردش میں آئی کہ ایران کے سپریم لیڈر ** آیت اللہ سید علی خامنہ ای ** ایک مبینہ فضائی حملے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔یہ اطلاع چند ہی گھنٹوں میں عالمی میڈیا،سفارتی حلقوں اور عوامی مباحث کا محور بن گئی۔کسی نے اسے خطے میں طاقت کے توازن کی بڑی تبدیلی قرار دیا،کسی نے نئے بحران کا پیش خیمہ کہا،جب کہ بعض حلقوں نے خبر کی غیر مصدقہ نوعیت کے پیش نظر احتیاط برتنے پر زور دیا۔اس ہلچل نے اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ آیت اللہ خامنہ ای کی شخصیت محض ایک قومی رہنما تک محدود نہیں تھی بلکہ علاقائی سیاست کے مرکزی ستونوں میں شمار ہوتی تھی۔

آیت اللہ خامنہ ای تین دہائیوں سے زائد عرصے تک ایران کے سب سے بااثر منصب پر فائز رہے۔ان کے دورِ قیادت میں ایران نے سخت معاشی پابندیوں،جوہری پروگرام پر عالمی دباؤ،علاقائی تنازعات اور داخلی سیاسی چیلنجز کا سامنا کیا۔ان کے حامی انہیں مزاحمت،استقامت اور قومی خودمختاری کی علامت سمجھتے رہے۔ان کا مؤقف تھا کہ بیرونی دباؤ کے سامنے جھکنا مستقبل کی نسلوں کے حقوق سے دستبرداری کے مترادف ہے۔اس کے برعکس ناقدین کا کہنا تھا کہ سخت گیر پالیسیوں نے ایران کو عالمی سطح پر تنہائی اور اندرونِ ملک معاشی مشکلات کی طرف دھکیل دیا۔یہی تضاد ان کی قیادت کے گرد ہمیشہ موجود رہا۔اگر اس خبر کو درست تسلیم کیا جائے تو سب سے اہم سوال ایران کے آئینی نظام سے متعلق پیدا ہوتا ہے۔ایران کا سیاسی ڈھانچہ ولایتِ فقیہ کے اصول پر قائم ہے،جہاں سپریم لیڈر کے انتخاب اور نگرانی کی ذمہ داری ** مجلسِ خبرگان ** پر عائد ہوتی ہے۔قیادت کی منتقلی محض ایک رسمی عمل نہیں بلکہ ریاستی استحکام کے لیے فیصلہ کن مرحلہ ہوتی ہے۔اسی تناظر میں آیت اللہ علیرضا اعرافی کا نام سامنے آتا ہے،جو ایک ممتاز دینی عالم،مجتہد اور تعلیمی و تنظیمی نظام میں کلیدی کردار کے حامل سمجھے جاتے ہیں۔گارڈین کونسل اور مجلسِ خبرگان میں ان کی ذمہ داریاں انہیں ادارہ جاتی تسلسل کی علامت بناتی ہیں،اور بعض حلقے انہیں ایک متوازن منتظم کے طور پر دیکھتے ہیں۔

قیادت کی تبدیلی کسی بھی ریاست میں صرف آئینی تقاضا نہیں ہوتی بلکہ سیاسی اور سماجی اثرات کا حامل مرحلہ بھی ہوتی ہے۔ایران اس وقت نوجوان آبادی،معاشی دباؤ اور عالمی پابندیوں کے پیچیدہ امتزاج سے گزر رہا ہے۔اگر نئی قیادت داخلی اصلاحات اور خارجی تعلقات میں توازن قائم کرنے میں کامیاب ہوتی ہے تو یہ ایک نئے باب کا آغاز ہو سکتا ہے۔بصورتِ دیگر کشیدگی میں اضافہ نہ صرف ایران بلکہ پورے خطے کو متاثر کرسکتا ہے۔علاقائی منظرنامہ پہلے ہی نازک ہے۔ایران اور اسرائیل کے تعلقات طویل عرصے سے کشیدہ رہے ہیں،جب کہ امریکہ کے ساتھ جوہری معاہدے اور پابندیوں کے معاملے پر مسلسل کشمکش جاری رہی۔اگر واقعی اس مبینہ حملے میں بیرونی طاقتوں کا کردار ثابت ہوتا ہے تو یہ عالمی سفارت کاری کے لیے ایک بڑا چیلنج ہوگا۔بین الاقوامی قانون ریاستی خودمختاری کے احترام پر زور دیتا ہے،اور کسی قومی قیادت کو نشانہ بنانے کا عمل عالمی نظام میں عدم استحکام کو جنم دے سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ متعدد ممالک نے فوری طور پر تحمل،تحقیق اور تصدیق کی ضرورت پر زور دیا۔

اس واقعے کا ایک اہم پہلو معلومات اور بیانیے کی جنگ ہے۔جدید دور میں اطلاعات کی رفتار اتنی تیز ہے کہ سوشل میڈیا سے لے کر سرکاری ذرائع تک خبریں لمحوں میں پھیل جاتی ہیں۔مگر ہر اطلاع کی تصدیق اور پس منظر کی جانچ ناگزیر ہوتی ہے۔بعض رپورٹس نے اس خبر کی تائید کی،جب کہ دیگر ذرائع نے اسے نفسیاتی جنگ یا پروپیگنڈا قرار دیا۔یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ موجودہ دور میں معلومات بھی ایک طاقتور ہتھیار بن چکی ہیں،اور ذمہ دارانہ رویہ یہی ہے کہ تجزیہ جذبات کے بجائے حقائق کی بنیاد پر کیا جائے۔

آیت اللہ خامنہ ای کے سیاسی فلسفے کا محور قومی خودمختاری،نظریاتی استقامت اور مزاحمت رہا۔ان کے نزدیک عالمی سیاست طاقت کے توازن کا کھیل ہے،جہاں کمزور قومیں صرف اسی صورت محفوظ رہ سکتی ہیں جب وہ داخلی اتحاد برقرار رکھیں۔یہی سوچ ایران کی خارجہ پالیسی میں جھلکتی رہی،خصوصاً فلسطین،لبنان اور یمن جیسے معاملات میں۔ناقدین کا مؤقف تھا کہ علاقائی مداخلتوں نے ایران کو مزید تنازعات میں الجھا دیا،اور یہ بحث آج بھی جاری ہے۔قیادت کی منتقلی عوامی اعتماد کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ایران کے شہری پہلے ہی مہنگائی،بے روزگاری اور پابندیوں کے اثرات سے دوچار ہیں۔ایسے میں انہیں سیاسی استحکام اور واضح سمت درکار ہے۔اگر نئی قیادت داخلی ہم آہنگی اور عالمی سطح پر کشیدگی کم کرنے کی کوشش کرتی ہے تو مثبت نتائج سامنے آسکتے ہیں،ورنہ خطے میں عدم استحکام بڑھنے کا خدشہ رہے گا۔

بین الاقوامی سطح پر اس واقعے کے اثرات دور رس ہوسکتے ہیں۔مشرقِ وسطیٰ توانائی کی عالمی منڈی میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے،اور کسی بڑے سیاسی بحران کا اثر تیل کی قیمتوں،عالمی تجارت اور سفارتی اتحادوں پر پڑتا ہے۔اسی لیے یورپی یونین،روس،چین اور خلیجی ممالک کی نظریں ایران کی اندرونی صورتحال پر مرکوز ہیں۔عالمی برادری کی مجموعی کوشش یہی ہوگی کہ کشیدگی کو پھیلنے سے روکا جائے۔یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ شخصیات اہم ضرور ہوتی ہیں،مگر ریاستی ادارے اور عوامی شعور زیادہ دیرپا ثابت ہوتے ہیں۔آیت اللہ خامنہ ای کی طویل قیادت نے ایران کے سیاسی ڈھانچے کو ایک خاص سمت دی،مگر ان کے بعد بھی یہ نظام مکمل طور پر تبدیل نہیں ہوگا۔البتہ قیادت کے انداز اور ترجیحات میں تبدیلی مستقبل کے راستے کا تعین کرے گی۔

تاریخ گواہ ہے کہ بڑے رہنماؤں کی غیر متوقع موت بعض اوقات مفاہمت کے دروازے کھولتی ہے اور بعض اوقات تنازعات کو مزید گہرا کر دیتی ہے۔ایران کے معاملے میں بھی دونوں امکانات موجود ہیں۔اگر علاقائی طاقتیں اس لمحے کو سفارتی مکالمے کے لیے استعمال کریں تو یہ ایک مثبت موڑ بن سکتا ہے،بصورتِ دیگر عدم استحکام میں اضافہ ہوگا۔مشرقِ وسطیٰ اس وقت ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ایک راستہ تصادم کے تسلسل کی طرف جاتا ہے اور دوسرا مفاہمت اور استحکام کی طرف۔آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی طویل قیادت کے بعد جو بھی نیا باب کھلے گا،وہ صرف ایران کی تاریخ نہیں بلکہ پورے خطے کے مستقبل کو متاثر کرے گا۔دنیا کی نظریں اس وقت تہران پر مرکوز ہیں،اور آنے والے دن یہ طے کریں گے کہ یہ لمحہ تاریخ میں کس عنوان سے یاد رکھا جائے گا۔

جادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ
9235555776

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ساتویں صدی: عالمی تاریخ کا فیصلہ کن موڑ

انسانی تاریخ کا مطالعہ ہمیں اس حقیقت تک لے جاتا ہے کہ ہدایتِ الٰہی کا سلسلہ کسی ایک خطے،قوم یا زمانے تک محدود نہیں رہا۔اسلامی تصور کے مطابق یہ رہنمائی حضرت آدمؑ سے شروع ہوئی اور مختلف ادوار میں مختلف اقوام کی طرف انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ہر دور میں انسانیت کو اس کی فکری سطح اور سماجی حالات کے مطابق پیغام دیا گیا۔اسی تسلسل کی آخری اور مکمل کڑی ساتویں صدی عیسوی میں حضرت محمد ﷺ کی بعثت کی صورت میں ظاہر ہوئی ایک ایسا عالمی لمحہ جس نے تاریخ کا دھارا موڑ دیا اور انسانی فکر و عمل کو نئی سمت عطا کی۔ساتویں صدی کا آغاز ایک شدید سیاسی اور فکری بحران کے ساتھ ہوا۔مغرب میں بازنطینی سلطنت اور مشرق میں ساسانی سلطنت صدیوں سے برسرِ پیکار تھیں۔602ء سے 628ء تک جاری رہنے والی طویل جنگوں نے دونوں طاقتوں کو اندر سے کھوکھلا کردیا تھا۔خزانے خالی ہوچکے تھے،عوام بھاری ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے اور مذہبی اختلافات نے معاشروں کو تقسیم کررکھا تھا۔سیاسی طاقتیں بظاہر وسیع تھیں،مگر ان کی اخلاقی بنیادیں کمزور ہوچکی تھیں۔مذہبی پیشوائیت عام انسان سے دور ہوگئی تھی اور حکمران طبقہ عوامی مسائل سے بے نیاز دکھائی دیتا تھا۔انسان علم میں ترقی کررہا تھا یونانی فلسفہ محفوظ تھا،رومی قانون منظم شکل میں موجود تھا،ایرانی نظمِ حکومت مستحکم تھا مگر اخلاقی اور روحانی بحران شدت اختیار کرچکا تھا۔یہ وہ زمانہ تھا جب دنیا جغرافیائی طور پر قریب آرہی تھی۔تجارتی راستے کھل رہے تھے،افکار کا تبادلہ بڑھ رہا تھا اور تحریری ثقافت مضبوط ہورہی تھی۔گویا انسانیت ایک ابتدائی’’عالمی گاؤں‘‘کی صورت اختیار کررہی تھی۔ایسے میں ایک ایسے پیغام کی ضرورت تھی جو مقامی یا نسلی نہ ہو بلکہ آفاقی ہو،جو صرف عبادات تک محدود نہ رہے بلکہ انسان کے انفرادی اور اجتماعی وجود کو ہم آہنگ کرے۔اسی عالمی منظرنامے میں جزیرۂ عرب کی حیثیت نمایاں ہوتی ہے۔ایشیا،افریقہ اور یورپ کے سنگم پر واقع یہ خطہ بین الاقوامی تجارت کا اہم راستہ تھا۔مکہ نہ صرف معاشی بلکہ مذہبی مرکز بھی تھا۔خانۂ کعبہ کی وجہ سے مختلف قبائل یہاں جمع ہوتے،حج و زیارت کرتے اور تجارتی میلوں میں شریک ہوتے تھے۔سیاسی طور پر عرب قبائلی نظام کے تحت منقسم تھا۔کوئی مرکزی حکومت نہ تھی،قبائلی عصبیت غالب تھی اور معمولی تنازعات نسل در نسل جنگوں میں بدل جاتے تھے۔معاشی طور پر دولت چند ہاتھوں میں مرتکز تھی،سود خوری عام تھی اور کمزور طبقات بے سہارا تھے۔سماجی طور پر عورتوں اور غلاموں کے حقوق محدود تھے اور طاقت ہی حق کا معیار سمجھی جاتی تھی۔

مگر اسی بظاہر منتشر اور غیر منظم خطے میں ایک ایسا امکان پوشیدہ تھا جو عالمی تاریخ کو بدل سکتا تھا۔بڑی سلطنتوں کے زیر اثر نہ ہونے کی وجہ سے عرب ایک آزاد فکری زمین فراہم کرتا تھا جہاں ایک نیا نظام جنم لے سکتا تھا۔یہی وہ پس منظر تھا جس میں حضرت محمد ﷺ کی بعثت ہوئی۔آپؐ نے اعلان کیا کہ انسان کا خالق ایک ہے،اسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے سامنے جواب دہی کا یقین رکھا جائے۔توحید کا یہ پیغام محض ایک مذہبی عقیدہ نہ تھا بلکہ ایک انقلابی نظریہ تھا جس نے انسان کو ہر قسم کی نسلی،قبائلی اور طبقاتی برتری سے آزاد کرنے کا اعلان کیا۔آپؐ کے پیغام نے اقتدارِ اعلیٰ کو انسانوں کے ہاتھ سے نکال کر خدا کے حوالے کیا،اور یوں طاقت کے منبع کو اخلاقی ذمہ داری سے مشروط کردیا۔عدل وانصاف کو بنیادی قدر قرار دیا گیا،کمزوروں،یتیموں،عورتوں اور غلاموں کے حقوق کی حفاظت کو دینی فریضہ بنایا گیا۔انسانی مساوات کو اس انداز میں پیش کیا گیا کہ کسی عربی کو عجمی پر یا کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں،برتری کا معیار صرف تقویٰ اور کردار ہے۔قیامت اور جواب دہی کا تصور پیش کرکے ہر فرد کو اس کے اعمال کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔قبائل کی تقسیم کے بجائے ایمان کی بنیاد پر متحدہ امت کا تصور دیا گیا۔یہ پیغام کسی خاص قوم کے لیے محدود نہ تھا۔قرآن کا اندازِ خطاب پوری انسانیت کو مخاطب کرتا ہے۔اس میں عقائد،اخلاقیات،معیشت،معاشرت اور سیاست کے جامع اصول بیان کیے گئے۔اہم بات یہ تھی کہ اس کتاب کے محفوظ رہنے کا وعدہ کیا گیا اور اسے تحریری صورت میں محفوظ کرلیا گیا یعنی ایک ایسے دور میں جب تحریری ثقافت مستحکم ہوچکی تھی اور پیغام کو نسل در نسل منتقل کرنا ممکن تھا۔یوں پہلی بار ہدایت کا سرچشمہ ایک محفوظ اور مستند متن کی صورت میں انسانی تاریخ کے سامنے آیا۔

622ء کی ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک عملی ریاستی ماڈل قائم ہوا۔قبائلی تعصبات کی جگہ شہری وحدت نے لی۔ایک تحریری معاہدہ تشکیل پایا جس نے مختلف مذہبی گروہوں کو مشترکہ سیاسی نظام میں جوڑا۔یہ پہلا موقع تھا جب ایمان،اخلاق اور سیاست کو ہم آہنگ کیا گیا۔معاشی میدان میں سود کی ممانعت اور زکوٰۃ کے نظام نے دولت کی گردش کو یقینی بنایا۔عورتوں کو وراثت اور نکاح میں رضامندی کا حق ملا۔غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی گئی۔قیادت کو اخلاقی ذمہ داری سے مشروط کیا گیا اور حکمران کو جواب دہ بنایا گیا۔یہ سب کچھ محض چند دہائیوں میں وقوع پذیر ہوا۔632ء کے بعد یہ پیغام عرب کی سرحدوں سے نکل کر دنیا کے وسیع علاقوں تک پہنچا۔کمزور ہوچکی سلطنتوں کے علاقوں میں ایک نیا نظام ابھرا۔مگر یہ توسیع صرف سیاسی نہ تھی بلکہ ایک فکری اور اخلاقی انقلاب تھا۔آنے والی صدیوں میں اسی پیغام نے علم وتحقیق کو فروغ دیا۔بغداد،دمشق اور قرطبہ جیسے شہر علمی مراکز بنے۔فلسفہ،طب،ریاضی اور فلکیات میں نمایاں خدمات انجام دی گئیں۔مگر اس سب کی بنیاد وہی اخلاقی تصور تھا جو ساتویں صدی میں پیش کیا گیا تھا یعنی کہ علم امانت ہے،اقتدار ذمہ داری ہے اور انسان خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔اگر انسانی تاریخ کے تسلسل کو دیکھا جائے تو ساتویں صدی وہ مرحلہ تھی جہاں مقامی اور وقتی ہدایات کی جگہ ایک مکمل اور عالمگیر ہدایت پیش کی جاسکتی تھی۔دنیا جڑ رہی تھی،رابطے بڑھ رہے تھے اور انسانیت کو ایک ایسے اخلاقی وفکری نظام کی ضرورت تھی جو وقت اور جغرافیے کی حدود سے بالاتر ہو۔حضرت محمد ﷺ کی بعثت اسی تاریخی ضرورت کا جواب تھی۔نبوت کا سلسلہ مکمل ہوا اور ہدایت کا سرچشمہ ایک محفوظ کتاب اور ایک واضح اسوہ کی صورت میں ہمیشہ کے لیے مہیا کردیا گیا۔یوں ساتویں صدی عیسوی محض ایک تاریخی باب نہیں بلکہ انسانی تاریخ کا ایک عالمی موڑ ہے۔اس صدی میں سیاسی طاقتیں کمزور ہورہی تھیں،معاشی ڈھانچے بدل رہے تھے اور انسان فکری طور پر نئے سوالات اٹھا رہا تھا۔اسی لمحے ایک ایسا پیغام سامنے آیا جس نے روحانیت کو اخلاق سے،اخلاق کو قانون سے اور قانون کو معاشرے سے جوڑ دیا۔تاریخ کے بڑے انقلابات ہمیشہ تلوار سے نہیں بلکہ فکر اور کردار سے جنم لیتے ہیں۔ساتویں صدی میں پیش ہونے والا یہ پیغام آج بھی اسی طرح زندہ ہے یعنی ایک ایسی ابدی اور عالمگیر رہنمائی کے طور پر جو انسان کو اس کے خالق سے جوڑتی ہے اور انسان کو انسان سے قریب لاتی ہے۔

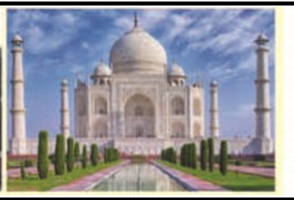

مسجد علی مستوٹولہ بانگرمئو میں ختم قرآن کی دعائیہ محفل، علماء کے بیانات

بارہویں تراویح میں قرآن مکمل، انس قمر ندوی کو مبارکباد، امن عالم کے لیے دعا

بانگرمئو (پریس ریلیز) مسجد علی مستوٹولہ بانگرمئو میں بارہویں تراویح کے موقع پر قرآنِ پاک کا دور مکمل ہونے پر ایک دعائیہ محفل منعقد ہوئی، جس کی صدارت قاضی شہر وامام عیدگاہ بانگرمئو قاضی سید ضیاء العارفین نے کی۔ محفل میں علما، حفاظ اور اہلِ علاقہ کی بڑی تعداد موجود رہی۔ صدارتی خطاب میں قاضی سید ضیاء العارفین نے موجودہ عالمی حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پڑوسی ممالک میں بڑھتی ہوئی کشیدگی تشویش ناک ہے اور فریقین کو جنگ کے بجائے امن وصلح کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے ایران کے حالات کا حوالہ دیتے ہوئے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اس موقع پر انس قمر کی گل پوشی کی گئی، جنہوں نے حال ہی میں اپنی دینی تعلیم مکمل کر کے عالمِ دین کی حیثیت حاصل کی۔ قاضی شہر نے کہا کہ یہ مسجد اور اہلِ علاقہ کے لیے خوشی کا موقع ہے کہ ایک طرف قرآنِ پاک کا دور مکمل ہوا اور دوسری طرف ایک حافظ، عالم بن کر سامنے آیا۔ انہوں نے انس قمر ندوی کے لیے علم میں برکت اور دینی خدمت کی دعا کی۔ مولانا فیصل نے قرآن اور ماہِ رمضان کی

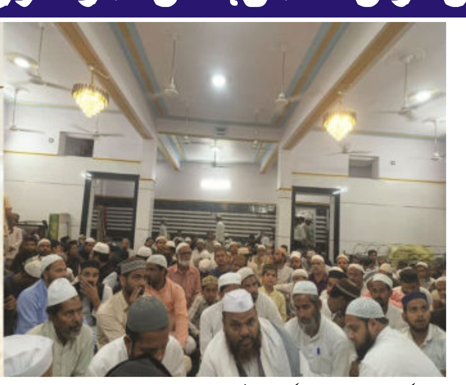

فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ حفظ قرآن انسان کے مقام ومرتبہ میں اضافہ کرتا ہے۔ مولانا ابصار نے رمضان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے عبادات کی پابندی پر زور دیا۔

مولانا انس قمر ندوی نے قرآن کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن قرآن سے دوری پر شکایت کی جائے گی، اس لیے ضروری ہے کہ قرآن سے مضبوط تعلق قائم کیا جائے اور نئی نسل کو اس سے جوڑا جائے۔ اس موقع پر عبدالمعید انصاری نے نعت پیش کی۔ بانگرمئو کے سینئر حافظ حیدر علی پوری تراویح کے دوران مولانا انس قمر کے پیچھے قرآن سنتے رہے۔ محفل کا اختتام قاضی شہر کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر حافظ محمد فیروز خان، حافظ محمد عقیل خان، حافظ محمد شکیل خان، حافظ شکیل احمد، مولانا عمر اعظم ندوی، حافظ زید، عبدالمعید انصاری، سابق چیئرمین اظہار خان گڈو، حاجی لئیق، حافظ اقبال رسول، سید منہاج العارفین، سید نواز العارفین، عقیل خان، شاہد میاں، معراج میاں، معین رضا سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ آخر میں مولانا انس قمر نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

مدرسہ عربیہ انوارالعلوم میں تفسیر قرآن کریم کی مجلس

شاہجہاں پور (نامہ نگار) اتوار مسجد انٹا چوراہا مدرسہ عربیہ انوار العلوم میں تفسیر قرآن کریم کی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مفسر قرآن مولانا عظیم الدین قاسمی نے قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن میں فرمایا گیا آپ ﷺ فرمادیجیئے اے نبی کہ* وہی وہ ذات جس نے پیدا کیا تم کو اور تمہارے اعضاء بنائے ان تمام کی تمام نعمتوں کا تم کو شکر کرنا چاہیئے لیکن بہت تھوڑا تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہو*۔ وہی واللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے جس نے پھیلا دیا تم کو سارے عالم میں مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک اتنی طویل تعداد میں لوگوں کا پھیلاؤ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کاملہ کی بڑی نشانی ہے اور پھر ان انسانوں میں ہر انسان کا مختلف رنگوں کا ہونا، مختلف شکل وصورتوں کا ہونا، مختلف آوازوں کا ہونا یہ ساری کی ساری اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں اور تم لوگ ان نشانیوں کو عبرت کی نگاہ سے کیوں نہیں دیکھتے ہو۔ * اور تم سارے کے سارے اسی اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے جب قیامت آئیگی اور قیامت کے قائم ہونے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جائیگا*، اللہ کی آخری عدالت کے اندر پیشی ہوگی جہاں نیکوں کو انکی نیکی کا بدلہ جنت کی شکل میں اور گنہگاروں کو ان کی برائی/گناہوں کا بدلہ جہنم کی شکل میں دیا جائیگا۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے مولانا قاسمی نے کہا کہ فرمایا گیا کہ جو مشرکین وکفار انکار کرتے ہیں قیامت کا، آخرت کے حساب وکتاب کا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہوگا تو بتلادیجیئے ان کو کہ قیامت کا حتمی علم اور یقینی وقت تو صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو معلوم ہے کہ قیامت کب اور کتنے دن بعد آئیگی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ نبی (ﷺ) قیامت کب آئیگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی جونشانیاں بیان کریں ان میں فرمایا کہ جب اولاد کا معاملہ اپنے ماں باپ کے ساتھ غلام باندیوں جیسا ہوجائے گا۔ اور تم معمولی قسم کے لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ بہت اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں گے۔ جب زکاۃ کو لوگ تاوان سمجھنے لگیں گے۔ علم دین کو حاصل کیا جائے گا حصول دنیا کے لیے۔ انسان اپنے دوست کو قریب کریگا اور اپنے باپ کو دور کریگا۔ یہ چند علامتیں ارشاد فرمائی گئیں۔ آخر میں ملک وقوم خوشحالی کی دعا کے ساتھ مجلس کا اختتام ہوا۔ مجلس میں بڑی تعداد میں مرد وخواتین نے شرکت کی۔

بہرائچ میں دل دہلا دینے والے واقعہ

بیٹے نے والدین، دادی اور بہن کا کیا قتل

بہرائچ (ایجنسی): ریاست اترپردیش کے بہرائچ ضلع سے ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ زمین کی فروخت کی رقم نہ ملنے پر بیٹے نے والدین، دادی اور بہن کو کلہاڑی کے وار کر کے قتل کر دیا۔ جس سے پورے علاقے میں دہشت کا ماحول بن گیا ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے نعشوں کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ احتیاط کے طور پر گاؤں میں بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کردی گئی ہے۔ قتل کرتے کرتے ملزم بھی زخمی ہوا اور اسے علاج کے لیے پولیس کی تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ضلع بہرائچ کے روپیڈیہا تھانہ علاقہ کے بسنت پوررودل رام گاؤں میں پاگل بیٹے نے کلہاڑی کے وار سے چارلوگوں کا قتل کردیا۔ تمام زخمی چیختے رہے اور روتے رہے، لیکن وحشی بیٹے نے اس وقت تک پرسکون ہونے سے انکار کردیا جب تک سب کی موت نہیں ہوگئی۔ یہ رپورٹ ایس پی رورل درگا پرساد تیواری کو ملزم زرنکار کے بھائی گرودیو نے درج کرائی تھی۔ رپورٹ کے مطابق رامگاؤں میں رات تقریباً 12 بجے جب گرودیو اپنے کمرے سے باہر آئے تو ہنگامہ آرائی سن کرانہوں نے اپنے چھوٹے بھائی زرنکار کو اپنے والد کی طرف سے بیچی گئی زمین اور زیورات کی رقم پر بحث کرتے ہوئے دیکھا۔ غصے میں آکر زرنکار نے اپنے والدین، دادی اور بہن پر کلہاڑی سے حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ چاروں زخمی بعد میں دم توڑ گئے۔ رپورٹ کے مطابق زرنکار نے کلہاڑی سے گرودیو کے سر پر بھی وار کیا اور اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ واقعہ کے وقت گرودیو کا بیٹا آزاد بھی وہاں موجود تھا۔ آزاد نے خطرے کی گھنٹی بجائی تو گاؤں والے بھی آگئے۔ بتایا جاتا ہے کہ اسی دوران حملہ آور زرنکار نے اپنے سر پر کئی بار اینٹ مار کر خود کو زخمی کرلیا۔

بس سے گر کر 8 سالہ طالبہ ہلاک

علی گڑھ (ایجنسی): ایک 8 سالہ طالبہ چلتی بس سے گر کر ہلاک ہوگئی۔ بتایا گیا ہے کہ بس کا فرش ٹوٹ گیا اور پہیوں سے کچل کر لڑکی ہلاک ہو گئی۔ علی گڑھ کے گنگیری چوک میں ناراض کنبہ والوں نے ہنگامہ کیا۔ حادثہ کاس گنج ضلع کے ڈھولنا تھانہ علاقے میں ناگلا سادھو کے قریب پیش آیا۔ دریں اثنا، مرزا پور میں، وارانسی۔مرزا پور ہائی وے پر بارائی پور گاؤں کے سامنے اسکوٹر پر سوار میاں بیوی کو ٹرک نے کچل کر ہلاک کر دیا۔ حادثے کے بعد موقع پر پہنچی پولیس نے لواحقین کو اطلاع دی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ گنگیری کے سرکل آفیسر سنجیو کمار نے بتایا کہ متوفی طالبہ اننیا (8) دادون تھانہ علاقہ کے نائے بھائی کی رہنے والی تھی۔ اس کے والد، روی، گنگیری چوراہے پر ایک عوامی خدمت مرکز چلاتے ہیں۔ فیملی بھی وہیں رہتی ہے۔ خاندان ایک بیٹے اور ایک بیٹی پر مشتمل ہے۔ اننیا بدھیا کا شر کے ماؤنٹ انٹرنیشنل اسکول میں یو کے جی (UKG) کی طالبہ تھی۔ اس کا بڑا بھائی گولو بھی وہیں تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ دونوں بہن بھائی روزانہ بس کے ذریعے اسکول آتے اور جاتے تھے۔ اطلاعات کے مطابق، دونوں بچے ہفتے کی دوپہر اسکول سے چھٹی کے بعد اسکول سے گھر واپس آرہے تھے۔ ڈرائیور نے پہلے ہی دوسرے بچوں کو ڈھولنا کے علاقے میں چھوڑ دیا تھا اور پھر اننیا اور گولو کو ڈراپ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔

سبھی کی دعائیں ایران کیساتھ، ظالموں کا خاتمہ عنقریب!

حق گوئی اور دلیری کا سنہرا باب شہادت امام خامنہ ای!

سہارنپور (احمد رضا): عالم اسلام کو خوف زدہ کر کے اپنی دادا گری چمکانے والا امریکہ اور اسرائیل آج ایرانی فضائیہ حملوں سے تنگ آکر جان کی بھیک مانگنے پر مجبور ہے ملک میں ہندوشدت پسند جہاں امام خامنہ ای کی شہادت پر مٹھائیاں بانٹ رہے ہیں وہیں امریکہ اور اسرائیل پر برسنے والی میزائلوں سے تمام یوروپ کے ممالک سوچ اور فکر میں مبتلا ہیں اور خدکو ایران پر ہوئے حملوں سے لاتعلق بتاتے گھوم رہے ہیں دوسری جانب دنیاں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایران نے اپنے ایمانی جذبہ کی بدولت امریکہ پر مسلسل میزائلوں سے حملے کرتے ہوئے اسکو خوف زدہ کر دیا ہے تین روز سے جاری حق کے لئے لڑی جانے والی جنگ میں ایرانی فوج نے ظالم ممالک کے لئے قبرستان تیار کردیئے ہیں خدکو سب سے اعلی اور طاقت ور تسلیم کرنے والے نام نہاد دہشت گرد گروہ کے سرغنہ امریکہ اور اسرائیل اب ایرانی فضائیہ حملوں سے بچنے کے لئے محفوظ جگہ تلاش کرتے ہوئے بھٹک رہے ہیں چاہتے ہیں کہ ایران حملہ روک کر ٹیبل پر گفتگو کرے، امریکہ اور اسرائیل نے اپنے حاسد اور نفرتی پلّوں کی راہ پر ایران پر بڑا حملہ کرتے ہوئے امام خامنہ ای اور ان کے عزیز و اقارب کو شہید ضرور کر دیا مگر اپنی قبروں بھی کھود ڈالی ہیں امامیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری مولانا علی حسین قمی اور فعال سوشل نیٹ ورکنگ رابطہ راشٹریہ سوشل کارکنان تنظیم کے سربراہ اور کنوینز محمد آفاق نے ایران کے سپریم لیڈر اور فلسطینی مسلمانوں کی مضبوط آواز سید آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت کو ایک مرد مجاہد کی شہادت قرار دیا دونوں سوشل قائدین نے خامنہ ای کی شہادت پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سید امام خامنہ ای کی شہادت صرف ایران ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے نہ قابل تلافی نقصان ہے مولانا حسین قمی اور محمّد آفاق نے نے کہا کہ سید علی خامنہ ای کی دل خراش شہادت نے اپنے پیچھے صبر واستقامت، حکمت و دانائی اور مظلوم فلسطینیوں کے حق میں آہنی دیوار کی طرح کھڑے ہو کر مضبوط حمایت و پشت پناہی کرتے ہوئے تاریخ رقم کردی ہے 86 سال کے اس بوڑھے شیر نے طاغوتی نظام کے سامنے سرینڈر کرنے سے ہمیشہ انکار کیا اپنے تقوی اور روحانی حوصلہ سے شیطانی طاقتوں کو للکارا، جب کہ دوسرے مسلم حکمراں اس شیطانی وطاغوت نظام کے سامنے جھکتے چلے گئے امام خامنہ ای نے ظالم شیاطین کے منہ میں ہاتھ ڈال کر نعرہ حق بلند کیا جبکہ دیگر ممالک نے ملت اسلامیہ کے مفاد کے ساتھ بڑی بے شرمی سے سمجھوتہ کیا اور ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچا وہیں جسم سے لاغر اور بزرگ امام وقت دماغ سے مضبوط وتوانا مرد دانا خامنہ ای نے ڈپلومیسی کی بساط پر ہمیشہ سے سیدھے طور پر اسرائیل اور امریکہ کو مات دی ڈپلومیسی کے میدان میں بار بار شکست فاش کھانے کی وجہ سے امریکہ بری طرح سے بوکھلاہٹ کا شکار ہوگیا ہے اس لئے ظالم ممالک پے در پے ہونے والی شکست کی تاب نہی لا پارہے ہیں نتیجہ میں امریکہ نے اپنے پلّے اسرائیل کے ساتھ مل کر ایران پر بزدلانہ حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں سپریم لیڈر خامنہ ای کی شہادت ہوگئی سپریم لیڈر کی جرات مندانہ شہادت ایران کو نظریاتی طور پر کمزور کرنے کے بجائے اور مضبوط کرے گی، اس کی عسکری قیادت میں اضمحلال پیدا ہونے کے بجائے مزید جارح انداز میں امریکہ و اسرائیل اور اس کے ہمنواؤں پر حملے ہورہے ہیں اسرائیل میں صف ماتم بچھ گئی ہے شہید خامنہ ای اپنے پیچھے نظریاتی قائدین کی ایک پوری ٹیم تیار کر کے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اس لئے ایرانی لیڈرشپ کی سطح پر کوئی خلا ان شاءاللہ پیدا نہیں ہوگا یکے بعد دیگر ایرانی پرچم کو اٹھانے والے موجود ہیں جو ہوسکتا ہے (ایک معلومات کے مطابق) کہ امریکہ کے خلاف خامنہ ای سے زیادہ جارح تیز طرار وتیز مزاج اور نہ دبنے والے ثابت ہوں بہرحال خامنہ ای کی شہادت کے اثرات ونتائج آگے چل مشرق وسطی میں کیا نکلتے ہیں یہ وقت بتائے گا۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ سید خامنہ ای کی شہادت سے جنگ کی آگ سرد ہونے کے بجائے مزید بھڑکے گی جو مشرق وسطی کے پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔ رب کائنات سے دعا ہے کہ وہ اہل ایمان کی مدد ونصرت فرمائے۔

آیت اللہ خامنہ ای کی موت پر شیعہ جماعت نے کینڈل مارچ نکالا

شاہجہاں پور (راشد حسین راہی): ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال کی خبر کے بعد شیعہ برادری میں گہرے سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ اتوار کی شام دیر گئے بجلی پورہ کی شیعہ جمعہ مسجد میں شیعہ اراکین کا ہجوم جمع ہونا شروع ہوا۔ اتوار کو رات 8 بجے کمیونٹی کے ممتاز مذہبی رہنما مولانا راغب عباس کی قیادت میں درجنوں شیعہ اراکین، بجلی پورہ کی جامع مسجد میں جمع ہوئے، جنہوں نے آیت اللہ علی خامنہ ای کے پوسٹر اور موم بتیاں ہاتھوں اٹھا رکھی تھیں۔ احتجاج کے دوران لوگوں نے امریکی صدر ٹرمپ اور اسرائیلی صدر نیتن یاہو کے خلاف نعرے جم کر لگائے۔ کینڈل مارچ بجلی پورہ سے انٹا چوراہا سے ہوتا ہوا اولڈ ضلع ہاسپٹل تک پہنچا، جہاں لوگوں نے ٹرمپ اور نیتن یاہو کے خلاف اپنے غم اور غصے کا اظہار کیا۔ راغب عباس نے لوگوں سے اظہار یکجہتی کے لیے سوگ منانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام شیعہ گھروں، امام باڑوں اور مذہبی مقامات پر سیاہ پرچم لہرائے جائیں۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ اس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تعزیتی اجلاس میں قائد مرحوم کی زندگی، افکار اور خدمات کو یاد کیا گیا۔ اجتماعی دعا کی گئی۔ تعزیتی اجلاس کے بعد کینڈل مارچ اور شمعیں روشن کر کے خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کینڈل مارچ میں شیعہ برادری کے درجنوں افراد بشمول وقار الحسن، حسن عسکری، شاہد رضا، ظفر حسنین، ناصر مہندی زیدی، مقصود رضا، فیضان رضا وغیرہ نے شرکت کی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ایران کے اقدامات علاقائی استحکام کیلئے خطرہ ہیں: خلیجی-امریکی مشترکہ بیان

دبئی (ایجنسی): خلیجی ممالک کی شہری تنصیبات پر ہونے والے ایرانی حملوں کے تناظر میں... خلیجی ممالک، اردن اور امریکہ نے ایک مشترکہ بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ ایران کے اقدامات علاقائی استحکام کے لیے خطرہ ہیں۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ شہریوں اور جنگ میں شامل نہ ہونے والے ممالک کو نشانہ بنانا ایران کا "غیر ذمے دارانہ رویہ" ہے۔ اسی سیاق و سباق میں ہفتے کی شام ہونے والے خلیجی وزراء کے اجلاس کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ بیان میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ امریکہ اور خلیجی ممالک چھ ریاستوں کے شہریوں کے دفاع اور خلیجی ممالک کی خودمختاری کے تحفظ کے لیے ایک صف میں کھڑے ہیں۔ انہوں نے علاقائی سلامتی کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا ہے۔

آج صبح سویرے جاری ہونے والے اس بیان میں کہا گیا ہے کہ ایرانی حملوں نے شہری بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچایا اور شہریوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ بیان میں ان حملوں کو "بلا جواز" قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ ان میں خودمختار ریاستوں کے علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔ خلیجی ممالک، اردن اور امریکہ کے مشترکہ بیان میں ایرانی حملوں کے مقابلے میں ذاتی دفاع کے حق کی ی تصدیق کی گئی ہے اور پورے خطے میں ایران کے اندھادھند اور غیر ذمے دارانہ حملوں کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

لبنان پر اسرائیلی فضائی حملوں میں حزب اللہ کا پارلیمانی لیڈر محمد رعد ہلاک

بیروت (ایجنسی): "العربیہ" اور "الحدث" کے ذرائع کے مطابق پیر کی صبح اسرائیلی فضائی حملوں میں حزب اللہ کے پارلیمانی بلاک کے سربراہ محمد رعد ہلاک ہوگئے ہیں۔ لبنانی وزارتِ صحت نے ان حملوں میں ابتدائی طور پر 31 ہلاکتوں اور 149 افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ لبنانی صدر جوزف عون نے ایک بیان میں کہا کہ لبنانی سرزمین سے اسرائیل پر راکٹ باری ان تمام کوششوں کو نقصان پہنچا رہی ہے جو ریاست نے لبنان کو علاقائی تنازعات سے دور رکھنے کے لیے کی تھیں۔ اس کشیدگی کے باعث لبنان بھر میں تمام تعلیمی ادارے بند کر دیے گئے ہیں۔ دوسری جانب حزب اللہ نے ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی ہلاکت کے جواب میں اسرائیل پر میزائل اور ڈرون حملوں کی ذمے داری قبول کی ہے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے جنوبی لبنان میں شدید بمباری کی تنبیہ کے بعد سرحدی علاقوں سے شہریوں کی بڑی تعداد نے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔ اس کے نتیجے میں صیدا شہر میں گاڑیوں کا شدید اژدھام دیکھا گیا۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ حزب اللہ کی راکٹ باری کے جواب میں اب پورے لبنان میں اس تنظیم کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جن میں بیروت کا جنوبی علاقہ ضاحیہ بھی شامل ہے۔ لبنانی حکام نے بارہا واضح کیا ہے کہ وہ ملک کو اس جنگ میں نہیں دھکیلنا چاہتے جو ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حملے کے بعد شروع ہوئی ہے۔ ادھر پاسدارانِ انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ حزب اللہ نے حیفہ پر چھ میزائل داغے ہیں اور یمنی حوثی بھی اگلے چند گھنٹوں میں اس لڑائی میں شامل ہو جائیں گے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل جون میں جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنایا تھا، تاہم اس وقت حزب اللہ نے کسی فوجی کارروائی میں حصہ نہیں لیا تھا۔

ایرانی حملوں کے بعد سعودی عرب کے چوبیس گھنٹے حفاظتی اقدامات

ریاض (ایجنسی): ایران کی جانب سے ریاض سمیت خلیجی دارالحکومتوں کو نشانہ بنائے جانے کے بعد سعودی عرب کو اپنی سیکیورٹی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر وسیع عالمی حمایت اور یکجہتی حاصل ہوئی ہے۔ سعودی عرب نے ان حملوں کو "بزدلانہ" قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے ملک، شہریوں اور مقیم افراد کے دفاع کے لیے جوابی کارروائی سمیت تمام ضروری اقدامات کا حق رکھتا ہے۔ سعودی وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق ان "سفاکانہ اور بزدلانہ" ایرانی حملوں کے باوجود دارالحکومت ریاض اور مشرقی صوبے میں امن وامان اور حالات مکمل طور پر معمول کے مطابق ہیں۔ سعودی دفاعی قوتوں نے ان حملوں کو ناکام بنا کر مملکت کے مفادات اور زمین کا تحفظ یقینی بنایا ہے۔ ان ضربوں سے ملک کی زمین یا فضائی حدود پر کوئی اثر نہیں پڑا اور نہ مقامی منڈیوں میں کوئی خوف وہراس پھیلا ہے، کیونکہ سعودی عرب میں بنیادی اشیاء کی فراہمی اور سپلائی چین مکمل طور پر محفوظ ہے۔ سعودی فضائی دفاعی نظام نے ریاض اور مشرقی صوبے کو نشانہ بنانے والے میزائلوں کو کامیابی سے گرا کر اپنی اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور خطرات سے فوری نمٹنے کی صلاحیت کا ثبوت دیا ہے۔ ردعمل کے طور پر ریاض نے تہران کے سفیر کو طلب کر کے سعودی عرب اور خلیجی ممالک پر ہونے والے حملوں پر شدید احتجاج اور مذمت ریکارڈ کرائی ہے۔

پی ایم مودی سے سنجے راؤت کا سوال

ایران کے سپریم لیڈر کے قتل پر تعزیت کرنے میں کس سے ڈر رہے ہیں'

نئی دہلی (ایجنسی): امریکہ۔ اسرائیل کے ساتھ ایران کی جنگ عالمی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس دوران ہندوستان میں بھی سیاسی اور سماجی سطح پر گھمسان مچا ہوا ہے۔ دریں اثنا، این سی پی (ادھوٹھاکرے) گروپ کے لیڈر سنجے راوت نے بھی اپنے ردعمل کا اظہار کیا جس میں انہوں نریندر مودی کو نشانہ بنایا ہے۔ سنجے راوت نے کہا کہ پی ایم مودی کو اپنے دوستوں کو کہنا چاہیے کہ بہت ہو چکا ہے اور اس جنگ کو روکنا چاہیے۔ ہندوستان کے موقف پر بات کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ اگر صدر ٹرمپ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ رکوا سکتے ہیں تو مودی اتنے بڑے لیڈر ہیں، وہ وشوگرو ہیں۔ اس لیے ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ رکوانا چاہیے کیونکہ وہ اتنے بڑے لیڈر ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تاریخ میں ایسا لیڈر نہ آج تک پیدا ہوا ہے اور نہ آگے پیدا ہوگا۔

ایران کے سپریم لیڈر کی شہادت پر پی ایم مودی کے اظہار تعزیت نہ کئے جانے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ یہ بہت ہی سنگین بات ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای ایک ایسی شخصیت تھے جن کا پوری دنیا احترام کرتی تھی سوائے اسرائیل کے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہندوستان کے سچے دوست تھے۔ سنجے راؤت ہندوستان اور ایران کے دیرینہ روابطہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہماری روایتی دوستی رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علی خامنہ ای نے بحران کے وقت ہندوستان کا ساتھ دیا اور ہمیشہ ہماری مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ خواہ ہند۔ پاک جنگ ہو یا پھر مسئلہ کشمیر، ایران ہمیشہ ہندوستان کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علی خامنہ ای جواہر لعل نہرو کے بہت بڑے عقیدت مند بھی رہے ہیں، کیا مودی جی کو اس بات کا غصہ ہے؟

سنجے راؤت نے آگے کہا کہ اگر ایسے لیڈر کو قتل کیا جاتا ہے تو ہندوستان کی طرف تعزیت کرنا چاہئے اور رنج وغم کا اظہار کرنا چاہئے۔ ایسے میں ہندوستان کے صدر اور وزیراعظم کو اظہار تعزیت کرنا چاہیے لیکن آپ کس سے ڈر رہے ہیں؟ انہوں نے سوال کیا کہ آپ اسرائیل سے ڈر رہے ہیں یا ٹرمپ سے؟ انہوں نے مزید کہا کہ تعزیت کا اظہار کرنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ سنجے راؤت نے کہا کہ اتنا عظیم رہنما جس کو نیلسن منڈیلا تک مانتے تھے، اس کو قتل کردیا گیا، جب نیلسن منڈیلا نے ایران کا دورہ کیا تھا تو انھوں نے کہا تھا کہ علی خامنہ ای میرے رہنما ہیں۔ تو کیا نیلسن منڈیلا دہشت گرد بن گئے تھے، آپ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ سنجے راوت یہ سخت خوب سرخیاں بٹور رہا ہے۔

اجیت پوار کے بیٹے کی فریاد! وی ایس آر پروازوں کو گراؤنڈ کیا جائے

ممبئی (ایجنسی): این سی پی کے سینئر رہنما اور مہاراشٹر کے قدآور لیڈر اجیت پوار کی طیارہ حادثے میں دردناک موت سے لواحقین اب بھی صدمے میں ہیں۔ حادثے کے تقریباً ایک ماہ بعد مہاراشٹر کے سابق نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار کے بیٹے جے پوار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "میں نے اپنے والد کو کھودیا ہے، یہ درد زندگی بھر میرے ساتھ رہے گا۔" انہوں نے لکھا کہ اس ویڈیو میں وی ایس آر کے مالک روہت سنگھ پرواز کے دوران پائلٹ کی سیٹ پر سوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ آسمان میں رہتے ہوئے ایسی لاپرواہی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ یہ بہت سنگین اور چونکا دینے والا معاملہ ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ "میں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس معاملے میں فوری سخت کارروائی کی جائے۔ تحقیقات مکمل ہونے تک تمام وی ایس آر پروازوں کو فوری طور پر گراؤنڈ کیا جائے اور روہت سنگھ کو فوراً گرفتار کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ یہ ایک بیٹے کی فریاد ہے۔ ...میرے والد کے لیے اور ہر مسافر کی حفاظت کے لیے۔"

قبل ازیں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) نے وی ایس آر وینچرس پرائیویٹ لمیٹیڈ کے بیڑے کے 4 طیاروں کو گراؤنڈ کردیا تھا۔ یہ فیصلہ 28 جنوری کو مہاراشٹر کے بارامتی میں ہوئے لیئرجیٹ 45 حادثے کے بعد کیے گئے خصوصی حفاظتی آڈٹ میں سامنے آنے والی متعدد خلاف ورزیوں کی وجہ سے لیا گیا، جس میں ریاست کے نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار کی موت ہوگئی تھی۔ ڈی جی سی اے کے بیان میں کہا گیا ہے کہ 28 جنوری 2026 کو بارامتی میں وی ایس آر وینچرس پرائیویٹ لمیٹڈ سے تعلق رکھنے والے ایک لیئر جیٹ 45 ایئرکرافٹ (وی ٹی۔ایس ایس کے) کے حادثے کے بعد ڈی جی سی اے نے تنظیم کے خصوصی حفاظتی آڈٹ کا حکم دیا۔ ملٹی ڈسپلنری آڈٹ ٹیم نے تنظیم میں ایئروردینس، ایئرسیفٹی اور فلائٹ آپریشن کے شعبے میں منظور شدہ ضابطے پر کئی بار عمل نہیں کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ عمل نہ کرنے اور دیکھ بھال کے طریقہ کار میں کوتاہیوں کے پیش نظر ڈی جی سی اے نے وی ٹی۔وی آر اے، وی ٹی۔وی آر ایس، وی ٹی۔وی آر وی اور وی ٹی۔ٹی آر آئی کے رجسٹریشن والے لیئر جیٹ 40/45 ایئرکرافٹ کو فوری طور پر گراؤنڈ کر کے اصلاحی اقدامات شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جب تک کہ ایئروردینس کے معیارات درست نہیں ہوجاتے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ مذکورہ علاقے میں میسرز وی ایس آر وینچرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو کمی کی رپورٹنگ فارم جاری کیے گئے ہیں تاکہ ڈی جی سی اے کی جانب سے مزید تشخیص کے لیے عدم تعمیل پر بنیادی وجہ کا تجزیہ پیش کیا جاسکے۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعووں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

خامنہ ای کی موت کے بعد شیعہ برادری سڑکوں پر اترے، امریکا اور اسرائیل کیخلاف زبردست احتجاج

سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت سے جنگ اور بڑھے گی، کینڈل مارچ کے دوران مولانا کلب جواب کا بیان

لکھنؤ (ایجنسی): "ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال کی خبر کے بعد لکھنؤ میں شیعہ برادری نے احتجاج کے طور پر شمعیں روشن کیں۔ چھوٹا امام باڑہ پر ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہوا اور اس کی شہادت کا الزام امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ فضائی حملے پر لگایا۔ دریں اثنا، ہندوستان کے کئی حصوں میں مسلم کمیونٹی نے آیت اللہ علی خامنہ ای کی وفات کے بعد سوگ کی تقریبات منعقد کیں۔ لکھنؤ میں مذہبی رہنماؤں اور شہریوں نے متحد ہو کر اسے بین الاقوامی سازش قرار دیا اور شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ لکھنؤ میں شیعہ عالم مولانا سید کلب جواد نے امریکہ اور اسرائیل پر بزدلانہ حملے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ غدارانہ حملے میں شہید ہوئے جبکہ مذاکرات جاری تھے۔ انہوں نے ان خبروں کو مسترد کر دیا کہ خامنہ ای بنکر میں چھپے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خامنہ ای بنکر میں نہیں تھے۔ وہ صرف اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اسرائیل اور امریکہ نے ان پر حملہ کیا اور کئی دوسرے علماء کے ساتھ ان کو شہید کر دیا۔ یہ شہادت نہیں ہے۔ یہ اس میڈیا کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔ اے این آئی کو ایک بیان میں، انہوں نے کہا، "ان کی شہادت سے جنگ ختم نہیں ہوگی، یہ مزید بڑھے گی، پہلے دو ملک لڑ رہے تھے، اب سات ممالک پر حملے ہو رہے ہیں... ایران کے لوگ کبھی نہیں جھکے اور نہ کبھی جھکیں گے۔ اسرائیل اور امریکہ دونوں کو شکست ہوگی..."

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال نے ہندوستان میں ان کے مداحوں کو غم اور غم سے بھر دیا ہے۔ اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں شیعہ برادری کے افراد کی بڑی تعداد سڑکوں پر نکل آئی اور امریکہ اور اسرائیل کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ احتجاج شہر کے چھوٹا امام باڑہ سے شروع ہوا اور کئی بڑے علاقوں میں پھیل گیا۔ لوگوں نے امریکا اور اسرائیل کے خلاف نعرے لگائے اور خامنہ ای کو شہید قرار دیا۔ مقررین نے خامنہ ای کی موت پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے خطرناک قرار دیا اور اسے براہ راست امریکی دہشت گردی اور سامراج سے جوڑ دیا۔ انہوں نے عالمی جنگ جیسی صورتحال سے بھی خبردار کیا۔ عوامی غم و غصے کے جواب میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ اتوار کی صبح ایرانی رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال کی خبر سنتے ہی شیعہ برادری غم اور غصے سے بھر گئی۔ پرانے لکھنؤ کے امام باڑہ سے شیعہ برادری نے مارچ کیا۔ لوگوں نے خامنہ ای کی تصاویر کے ساتھ مارچ کیا۔ سڑکوں پر ''خمینی زندہ باد'' اور ''امریکہ اور اسرائیل مردہ باد'' کے نعرے گونجے۔ شیعہ مذہبی رہنماؤں نے اسے عالمی آمریت قرار دیا اور خبردار کیا کہ خامنہ ای کی موت مظلوموں کے لیے تحریک کا کام کرے گی۔ مقررین نے کہا کہ ان کے قائد نے مذہب سے بالاتر ہو کر ظلم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور مظلوموں کا ساتھ دیا۔ ان کی موت کمزوری کی علامت نہیں بلکہ دنیا بھر کے مظلوموں کے لیے ہمت کا ذریعہ ہے۔ دنیا بھر کے ممالک خامنہ ای کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنے کے لیے آگے آئے ہیں۔ شیعہ برادری کے غم و غصے کے پیش نظر شہر میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ پولیس اہلکار جلوس کے ہمراہ تھے۔ حکام نے عوام سے تحمل سے کام لینے کی اپیل کی ہے۔ مزید برآں، انٹیلی جنس سسٹم کو فعال کر دیا گیا ہے، لوگوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی افواہ پر توجہ نہ دیں۔

شیعہ عالم مولانا کلب جواد نے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے انتقال پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خامنہ ای اسرائیل اور امریکہ کے حملے میں شہید ہوئے۔ مولانا کلب جواد نے کہا کہ ہمارے دین میں شہادت کا درجہ بلند ہے اور ہر مومن شہادت کی دعا کرتا ہے۔ ان کے مطابق خود آیت اللہ علی خامنہ ای نے شہادت کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ انہوں نے میڈیا کی ان خبروں کو مسترد کر دیا کہ خامنہ ای بنکر میں چھپے ہوئے ہیں۔ اے این آئی کو دیے گئے ایک بیان میں، انہوں نے کہا کہ وہ گھر پر معمول کی زندگی گزار رہے ہیں، اپنے دفتر میں سفر کر رہے ہیں، اور لوگوں سے مل رہے ہیں۔ اسرائیل اور امریکہ نے ان پر حملہ کیا اور کئی دیگر علماء کے ساتھ ان کو شہید کر دیا۔

مولانا نے فرمایا کہ شہید کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا اور اسی سے انقلاب جنم لیتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ اور بینجمن نیتن یاہو نے اپنے اپنے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کیے ہیں۔ انہیں نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ان کی موت اس سے بھی بدتر ہوگی۔ انہوں نے تین روزہ سوگ کا اعلان کیا اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ دکانیں اور کاروبار بند رکھیں اور طاقت کا سہارا لینے سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ انسانیت کے لیے نقصان ہے کیونکہ خامنہ ای نے بے گناہوں اور فلسطینیوں کے لیے بات کی۔ آج رات شمع روشن کی جائے گی اور ملک بھر میں سوگ منایا جائے گا۔ خامنہ ای کی موت کی خبر سنتے ہی شیعہ برادری کے لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ بڑی تعداد میں لوگ چھوٹا امام بارگاہ کے قریب جمع ہوئے اور امریکہ اور اسرائیل کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔

روزہ صبر، ہمدردی اور احساس ذمہ داری کی عملی تربیت دیتا ہے: طاہر مدنی

لکھنؤ (پریس ریلیز): جماعت اسلامی ہند، یوپی مشرق کی جانب سے دفتر حلقہ واقع مولوی گنج میں اجتماعی افطار کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر معززین شہر، علماء کرام، وکلاء، دانشوران نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ افطار کے بعد جماعت اسلامی ہند، یوپی مشرق کے سکریٹری مولانا محمد طاہر مدنی نے اپنے مختصر خطاب میں روزے کی اہمیت، فضیلت اور اس کی روحانی و سماجی حکمتوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ روزہ محض بھوک اور پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ انسان کو ضبط نفس، صبر، ہمدردی اور احساس ذمہ داری کی عملی تربیت دیتا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ انسان کو اخلاقی اقدار کی طرف لوٹنے، محتاجوں اور ضرورت مندوں کی خبر گیری کرنے اور اپنی شخصیت کو سنوارنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس نوعیت کی تقاریب معاشرے میں باہمی اعتماد، خیرسگالی اور تعاون کے جذبے کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور مختلف طبقات کے درمیان فاصلوں کو کم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اجتماعی افطار میں بالخصوص جنرل سکریٹری جماعت اسلامی ہند یوپی مشرق طاہر جمال، ناظم شہر ڈاکٹر امجد سعید فلاحی، محمد خالد اشو، قاری رضی الدین صدیقی، مولانا مصطفیٰ مدنی، مولانا نجیب الرحمان ململی، مسعود جیلانی، صحافی غفران نسیم، ایڈوکیٹ شعیب صدیقی، ایڈوکیٹ نجم الثاقب خان، ایڈوکیٹ محمد راشد، مولانا عطاء الرحمان ندوی، طلحہ رشادی، محمد مزمل، عمر خالد، محمد آصف اکرم خان وغیرہ شریک رہے۔

عائشہ مسجد گومتی نگر میں تراویح میں تین پاروں کا دور مکمل

لکھنؤ (پریس ریلیز): گومتی نگر کے علاقے ملیسے مئو میں واقع عائشہ مسجد میں قرآنِ مجید کے تین پاروں پر مشتمل روحانی و تعلیمی دور نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ مکمل ہو گیا۔ اس بابرکت نشست کی سرپرستی اور تدریس کی ذمہ داری حافظ محمد یاسین نے انجام دی، جن کی محنت اور رہنمائی میں شرکاء نے قرآنی تعلیمات سے بھرپور استفادہ کیا۔ تقریب میں مقامی باشندگان، معززینِ علاقہ اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ محفل کے دوران قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس کی تشریح و وضاحت نے حاضرین کے دلوں کو منور کیا اور ماحول کو روحانی سرور سے معمور کر دیا۔ مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس نوعیت کی قرآنی محافل معاشرے میں دینی شعور اور اخلاقی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس موقع پر حافظ محمد یاسین کی گل پوشی کی گئی اور انہیں اس کامیاب دور کی تکمیل پر مبارکباد پیش کی گئی۔ شرکاء نے ان کی علمی و دینی خدمات کو سراہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ تقریب کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی، جس سے محفل کا خوشگوار اور روح پرور ماحول مزید دلکش ہو گیا۔ محفل میں خصوصی طور پر ماسٹر محمد آصف اور حافظ محمد کمال (امام عیدگاہ ملیسے مئو) نے شرکت کی۔ انہوں نے اس بابرکت اجتماع کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی اسی جذبۂ ایمانی کے ساتھ قرآنی دروس اور اصلاحی نشستوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اہلِ علاقہ نے اس کامیاب انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے منتظمین کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ایسے پروگرام نوجوان نسل کی دینی تربیت اور سماجی ہم آہنگی کے لیے نہایت سودمند ثابت ہوتے ہیں۔

سنی بلالی جامع مسجد میں تین پارہ تراویح کا دور مکمل

لکھنؤ (پریس ریلیز): وقف سنی بلالی جامع مسجد خواجہ کالونی ایکتا نگر بالاگنج میں تین پارہ تراویح کا دور مکمل ہو گیا ہے۔ وقف سنی بلالی جامع مسجد کے متولی ڈاکٹر سید شہاب الدین اشرف نے بتایا کہ حافظ سید سلمان اشرف کچھوچھوی کی امامت میں تین پارہ تراویح کا دور مکمل ہو گیا ہے۔ بعد نماز امام مسجد مولانا اشرف حسین نے ملک میں امن و امان ملک کی ترقی، اور تمام مومنین و صالحین کے لئے خصوصی دعائیں کی۔

منریگا ادائیگی میں تاخیر اور چوری چورا پروگرام منسوخی پر کانگریس کا حکومت پر حملہ

اجے رائے نے دیا 2027 میں حکومت تبدیلی کا انتباہ

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں اتوار کو منعقدہ مشترکہ پریس کانفرنس میں ریاستی صدر اجے رائے اور آل انڈیا کانگریس کے درج فہرست ذات محکمہ کے چیئرمین آر پی گوتم نے ریاستی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ رہنماؤں نے منریگا مزدوروں کی بقیہ ادائیگی اور گورکھپور کے چوری چورا میں مجوزہ پروگرام کی اجازت منسوخ کیے جانے پر حکومت کی پالیسیوں پر سوال اٹھائے۔ آر پی گوتم نے الزام عائد کیا کہ وہ گورکھپور کے چوری چورا میں منعقد ہونے والے ''دلت سمان سمروہ'' میں شرکت کے لیے لکھنؤ ہوائی اڈے سے روانہ ہونے والے تھے، لیکن پولیس اہلکاروں نے انہیں ہوائی اڈے سے باہر نکلتے ہی روک دیا۔ ان کے مطابق انہیں بتایا گیا کہ ہولی کے پیش نظر پروگرام کی اجازت راتوں رات منسوخ کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کے باوجود جلسے کو روکنا جمہوری حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت دلتوں، پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کے مسائل اٹھائے جانے سے گھبرا رہی ہے اور تہوار کو بہانہ بنایا جا رہا ہے۔

ریاستی صدر اجے رائے نے منریگا مزدوروں، کارکنوں، مستریوں، سپلائرز اور خواتین میٹ کے واجبات کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ ہولی سے قبل بھی انہیں مزدوری ادا نہیں کی گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ غیر ہنرمند اور ہنرمند مزدوری کے ساتھ ساتھ مواد مد میں تقریباً سولہ سو کروڑ روپے کی رقم زیر التوا ہے۔ ان کے مطابق سال 2021 میں منریگا عملے کے لیے جن تعطیلاتی سہولتوں کا اعلان کیا گیا تھا، ان پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔

اجے رائے نے انتباہ دیا کہ اگر دس دن کے اندر ادائیگی نہ کی گئی تو کانگریس ریاست بھر میں تحریک شروع کرے گی۔ کانگریس رہنماؤں کا کہنا تھا کہ عوام حکومت کے دعوؤں اور زمینی حقائق کے درمیان فرق کو بخوبی سمجھ چکی ہے اور مناسب وقت پر اس کا جواب دیا جائے گا۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس (ایس سی ڈپارٹمنٹ) کے چیئرمین آر پی گوتم نے، جو پریس کانفرنس میں موجود تھے، گورکھپور کے چوری چورا میں مجوزہ "دلت سمان سماروہ" کی اجازت منسوخ کیے جانے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ گوتم نے کہا کہ جیسے ہی وہ لکھنؤ ہوائی اڈے پر اترے پولیس نے انہیں روک دیا۔ انتظامیہ نے دلیل دی کہ ہولی کے تہوار کی وجہ سے اجازت منسوخ کر دی گئی، حالانکہ منتظمین نے تمام رسمی کارروائیاں پہلے ہی مکمل کر لی تھیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا اب دلتوں اور پسماندہ طبقات کے حقوق کی وکالت کرنا جرم بن گیا ہے؟ انہوں نے حکومت کو یاد دلایا کہ آئین سپریم ہے اور کسی بھی حکومت کو جمہوری آواز کو دبانے کا حق نہیں ہے۔ اجے رائے نے مزدوروں کے حقوق کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے حکومت کو 10 دن کا الٹی میٹم جاری کیا۔ رائے نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں منریگا کارکنوں، ملازمین اور خواتین ساتھیوں کے لیے کل تقریباً 1,600 کروڑ روپے کی ادائیگیاں زیر التواء ہیں۔ ہولی جیسے بڑے تہوار سے پہلے ادائیگیاں وصول نہ کرنا غریبوں کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔

ایک آر ٹی آئی کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے الزام لگایا کہ محکمہ اب 2021 میں منریگا کارکنوں کے لیے وزیر اعلیٰ کی طرف سے اعلان کردہ تعطیلات سے متعلق کسی بھی فائل یا آرڈر سے انکار کر رہا ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ حکومت کے قول و فعل میں فرق اب عوام پر عیاں ہو گیا ہے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ اگر منریگا کے واجبات کی ادائیگی 10 دنوں کے اندر نہیں کی گئی تو کانگریس ریاست کے تمام 75 اضلاع میں شدید احتجاج کرے گی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ریاست کے عوام 2027 کے انتخابات میں "جھوٹے وعدوں" کی اس حکومت کو اقتدار سے بے دخل کر دیں گے۔ پریس کانفرنس میں ایم پی تنوج پونیا اور میڈیا وائس چیئرمین منیش ہندوی سمیت پارٹی کے کئی سینئر عہدیدار موجود تھے۔

ہولی کا تہوار پرامن اور دوستانہ ماحول میں منانے کی سی ایم یوگی کی اپیل

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش میں آج ہولیکا دہن کی تیاریاں زوروں پر ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنی ہولی کی مبارکباد میں شہریوں پر زور دیا کہ وہ تہوار کو امن اور ہم آہنگی کے ساتھ منائیں، تقریبات کے لیے مقامی مصنوعات کے استعمال کی حوصلہ افزائی کریں۔ اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ تمام اضلاع میں سیکورٹی کے انتظامات کو مزید مضبوط کر دیا گیا ہے اور لوگوں پر زور دیا کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔

کل ہونے والے چاند گرہن کے باعث رنگوں کے ساتھ جشن بدھ کی بجائے بدھ کو ہوگا۔ چاند گرہن سے متعلق تعطیلات کے ایک حصے کے طور پر ریاست کے مندر کل بند رہیں گے۔ ہولیکا پوجن کے لیے، لوگ دہن کے علاقے کی صفائی اور تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ متھرا میں، آج بیواؤں کے ساتھ ہولی کا خصوصی جشن منایا جا رہا ہے۔ سینکڑوں لوگ، خاص طور پر غیر ملکی سیاح، منفرد اور متحرک جشن کا مشاہدہ کرنے کے لیے سڑکوں پر جمع ہیں۔ مقامی انتظامیہ نے عقیدت مندوں کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے کے لیے جامع حفاظتی اقدامات کیے ہیں۔

درگاہ اعلیٰ حضرت سید صفدر علی شاہ قادریؒ میں قومی یکجہتی پروگرام کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): بروز جمعہ بتاریخ 27 فروری 2026 کی بعد نماز عصر بمقام درگاہ حضرت سید صفدر علی شاہ قادریؒ حضرت سید شمشیر علی شاہ قادریؒ و درگاہ حضرت کاس کے پیر نمبر 298/300 ٹیپو سلطان سمر پیالس روڈ نزد رائن سرکل چامراج پیٹ بنگلور میں درگاہ ہٰذا کے متولی و سجادہ نشین و مجلس منتظمہ اراکین کمیٹی کے زیر اہتمام پیمانے پر سوہاردار رمضان قومی یکجہتی پروگرام کا میاب انعقاد عمل میں آیا جس کا آغاز حافظ نوشاد عالم قادری کی قرأت و سید شہباز علی شاہ قادری کی نعت پاک سے کیا گیا۔ افتتاح خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری سید شاہ صوفی ولی با قادری چشتی متولی و سجادہ نشین درگاہ ہٰذا نے کہا کہ قرآن کریم رب تبارک وتعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ اے بندہ تو قربت حاصل کرنا چاہتا ہے تو پہلے اپنے نفس کا تزکیہ کر ماہ رمضان المبارک کے 30 مقدس روزے نفس کو مردہ کرنے اور قلب کو زندہ کرنے کے علاوہ روح کی بالیدگی کیلئے بہترین راستہ ہے۔ روزہ افطار و عیدوں کے موقع پر ہندو مسلم، سکھ عیسائی بھائیوں کو بھی مدعو کیا جائے تا کہ آپسی ملنساری و قومی یکجہتی کا ماحول بنا رہے۔ صدر ہند ایوارڈ یافتہ پولیس اعلیٰ افسر جناب راجہ امام قاسم صاحب ڈپٹی کمشنر آف پولیس برائے سی بی کرائم۔ 2 کے علاوہ شری منجوناتھ بابو ڈپٹی کمشنر آف پولیس برائے وی وی آر پی انتظامات و وظیفہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جناب ولی باشاہ وغیرہ نے بزبان اردو کنڑی ملک و ریاست کی تمام قوموں میں آپسی بھائی چارہ و امن و انسانیت پر اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملت کے نوجوان دور حاضر میں نشہ آور منشیات سے دور رہیں اس سے مستقبل برباد ہونے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں۔ والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کو بہترین تعلیم و تربیت کے ذریعہ اعلیٰ سے اعلیٰ افسر بنائیں تا کہ نوجوانان ملت غلط و گمراہ کن راستوں سے پرہیز کر کے اچھے اخلاق و اوصاف والے بنیں اور سماج میں اپنے ماں باپ کا نام روشن کریں۔ اختتام پر صاحب سجادہ نشین سید شاہ ولی با قادری و جنرل سکریٹری عبدالعلیم، الحاج شیخ احمد جوائنٹ سکریٹری، خازن ابراہیم ندیم افضل پاشاہ، علاء الدین خان قادری و اراکین کمیٹی نے مہمانان خصوصی کی شال پوشی و اعزاز پیش کیا۔ برادران ملت و دختران اسلام کی کثیر تعداد کے علاوہ ہندو سکھ عیسائی برادری کے مرد خواتین نے شرکت کی۔ شب میں ضیافت عام کا اہتمام رہا۔ یہ اطلاع عبدالعلیم جنرل سکریٹری نے دی ہے۔

ہولی سے پہلے 77 ہزار گھروں کی کاٹی گئی بجلی

لکھنؤ (ایجنسی): ہولی سے پہلے اتر پردیش میں کچھ گھر اندھیرے میں ڈوب گئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ طویل عرصے سے بلوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ان کا بجلی کا بیلنس منفی ہو گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 76 ہزار 785 سمارٹ پری پیڈ میٹر صارفین کے بجلی کے کنکشن منقطع کر دیے گئے۔ تاہم، ریاستی بجلی کنزیومر کونسل کا دعویٰ ہے کہ بہت سے صارفین کے پاس مثبت بیلنس ہونے کے باوجود سپلائی منقطع کر دی گئی۔ ہولی سے عین قبل ہونے والی اس کارروائی سے ہزاروں صارفین متاثر ہوئے ہیں۔ کونسل کے مطابق سب سے زیادہ مسائل نوئیڈا اور غازی آباد میں رپورٹ ہوئے۔ بہت سے صارفین نے شکایت کی کہ ان کے میٹر ری چارج کرنے کے باوجود ان کے بیلنس اپ ڈیٹ نہیں ہوئے اور ان کے کھاتوں میں رقم کو منفی دکھایا گیا۔ کونسل کا کہنا ہے کہ تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے حقیقی مثبت بیلنس رکھنے والے صارفین سے بھی رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ صارفین کو بجلی کی اچانک بندش کا سامنا کرنا پڑا، جس سے میلے کی تیاریوں پر براہ راست اثر پڑا۔ ریاستی بجلی کنزیومر کونسل نے پورے معاملے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ کونسل کے صدر اودھیش کمار ورما نے کہا کہ اس طرح کی سختی تہوار سے پہلے نہیں لگائی جانی چاہیے تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ پاور کارپوریشن کو پہلے اپنے نظام کی خامیوں کو دور کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے اسے صارفین کے ساتھ ناانصافی قرار دیا اور یاد دلایا کہ جنم اشٹمی کے دوران پری پیڈ میٹر کے ساتھ مسائل بھی پیش آئے تھے جس کی وجہ سے اس اسکیم کو عارضی طور پر معطل کرنا پڑا۔

آگرہ میں خاتون نے اپنے عاشق کو زندہ جلا دیا

آگرہ (ایجنسی): اتر پردیش کے آگرہ میں ایک خاتون کے ذریعہ ایک شادی شدہ شخص کو زندہ جلانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ شخص ایک آٹو ڈرائیور ہے جو 80 فیصد جھلس گیا ہے۔ وہیں ملزم خاتون کا شوہر مر چکا ہے جب کہ متاثرہ شخص کی بیوی زندہ ہے۔ دونوں کے درمیان دو سال سے معاشقہ چل رہا تھا لیکن شادی کے دباؤ نے ان کی محبت کی کہانی کو نفرت میں بدل دیا۔ متاثرہ شخص کے اہل خانہ نے ملزم خاتون اور اس کے اہل خانہ پر اس شخص پر پٹرول چھڑک کر آگ لگانے کا الزام عائد کیا ہے۔ یہ واقعہ شاہ گنج تھانہ علاقہ کے سوروپ نگر میں پیش آیا۔ فی الحال، شاہ گنج پولس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

اے سی پی لوہا منڈی گورو سنگھ نے بتایا کہ متاثرہ کے خاندان کی شکایت کی بنیاد پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ ملزم خاتون اس شخص پر شادی کے لیے دباؤ ڈال رہی تھی۔ جب اس نے انکار کیا تو اس نے اسے زندہ جلانے کی کوشش کی۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ رات 10 بجے کے قریب پیش آیا۔ جمعرات کی رات سوروپ نگر، شاہ گنج تھانے کا ساکن 25 سالہ چاند آٹو رکشا چلا کر اپنے خاندان کی کفالت کرتا ہے۔ چاند کی شبنم سے تقریباً دو سال قبل اعظم پاڑا روڈ پر ملاقات ہوئی تھی۔ شبنم شادی شدہ تھی لیکن ان کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا۔

جمعرات کی رات، چاند ایک مسافر کو اتارنے کے بعد اپنے آٹو رکشا میں گھر لوٹ رہا تھا۔ راستے میں اس کی معشوقہ شبنم، اس کی ماں، بھائی اور ایک اور شخص نے اسے روکا۔ چاند اور شبنم کے درمیان شادی کو لے کر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد اس پر پٹرول چھڑک کر اسے آگ لگا دی گئی۔ چاند چیخنے اور بھاگنے لگا، جس سے افراتفری مچ گئی۔ چیخ و پکار اور آگ کے شعلوں میں گھرے شخص کو دیکھ کر لوگ جائے وقوع پر جمع ہو گئے۔ لوگوں نے فوراً چاند کو کمبل سے ڈھانپ کر آگ بجھائی۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ شدید جھلسنے والے چاند کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹروں نے چاند کے تقریباً 80 فیصد جھلسنے کی اطلاع دی۔ پولیس نے جمعہ کی شام اسپتال میں چاند کا بیان ریکارڈ کیا۔ اس میں اس نے پیٹرول ڈال کر آگ لگانے کا پورا واقعہ بیان کیا۔ چاند کے بھائی شبیر نے پولیس کو بتایا کہ اس کے بھائی کا شبنم کے ساتھ دو سال سے معاشقہ چل رہا تھا۔ شبنم اس سے شادی کرنا چاہتی تھی، لیکن چاند اس پر راضی نہیں تھا۔ اس سے شبنم اور اس کے گھر والے بھڑک گئے۔ شبنم اور اس کے اہل خانہ نے چاند پر پٹرول چھڑک کر اسے آگ لگا دی۔ بھائی شبیر نے بتایا کہ ملزمان میں شبنم، اس کا بہنوئی علی، اس کی ماں اور ایک اور شخص شامل ہے۔ شبیر نے پولیس کو بتایا کہ اس کا بھائی چاند بھی شادی شدہ ہے۔ ملزم خاتون شبنم متھرا کی رہنے والی ہے۔

شنکراچاریہ نے دیا حکومت کو الٹی میٹم، 12 مارچ کو لکھنؤ میں ہوگا 'گو پرتیشٹھا دھرم یدھ' آغاز

لکھنؤ (ایجنسی): گائے کو 'راجیہ ماتا' کا درجہ دینے اور اتر پردیش سے گائے کے گوشت کی برآمد پر مکمل پابندی کے مطالبات شدت اختیار کر گئی ہے۔ جیوتر پیٹھ کے شنکراچاریہ سوامی اوی مکتیشورانند سرسوتی نے اتوار کو بتایا کہ حکومت کو دی گئی 40 دن کی مہلت 12 مارچ کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر اگلے 10 دنوں کے اندر مطالبات پورے نہیں ہوتے ہیں تو لکھنؤ میں ایک بڑا دھرم یدھ شروع ہو جائے گا۔ سری ودیا مٹھ میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے شنکراچاریہ نے کہا کہ وہ گزشتہ ایک ماہ سے پرامن طور پر حکومت کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ وارننگ کو 30 دن گزر چکے ہیں اور اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ اگر حکومت نے بقیہ 10 دنوں میں ٹھوس اقدامات نہ کیے تو آنے والی صورتحال کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ مذہبی رسومات کا آغاز 6 مارچ سے ہوگا۔

رمضان ہیلپ لائن

اسلامک سنٹر آف انڈیا، لکھنؤ

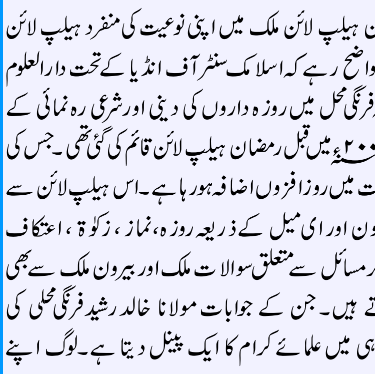

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970, 9335929670, 9415102947, 9140427677, 7007705774, اور ای میل: ramzanhelpline2005@gmail.com نیز ویب سائٹ: www.farangimahal.in پر پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا نذر کی نمازوں کو رمضان میں ادا کیا جا سکتا ہے؟
جواب: جی ہاں! ادا کیا جا سکتا ہے۔
سوال: فطرہ کس پر واجب ہے؟
جواب: جو زکوٰۃ کے نصاب کا مالک ہو اس پر واجب ہے۔
سوال: کسی شخص نے بھول سے پانی پی لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟
جواب: نہیں ٹوٹے گا۔
سوال: کیا روزے کی حالت میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟
جواب: جی ہاں! پلا سکتی ہے۔
سوال: جہیز میں دینے کے لیے جو زیور بنوا رکھا ہے کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟
جواب: جی ہاں! اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی، کانپور

زیر سرپرستی:

قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی صاحب
کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش، صدر جمعیۃ علماء کانپور
مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا کیسا ہے؟
جواب: اگر افطار کرنے والے لوگ غریب اور مستحق زکوٰۃ ہیں، اور افطاری کی چیزیں الگ الگ تھیلی میں بھر کر یا افطار کرنے والوں کے ہاتھ میں بطور ملکیت دیتے ہیں تو اس صورت میں زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا صحیح ہوگا ورنہ نہیں اور اگر افطار کرنے والے مستحق زکوٰۃ نہیں تو زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا۔
سوال: سحری کے وقت، وقت ہونے کی شبہ میں یا روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر کھانے پینے یا جمع کرنے پر کیا حکم ہے؟
جواب: اگر روزہ دار کو معلوم ہے کہ صبح صادق ہو گئی، اس کے باوجود کھایا پیا یا جمع کیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ اور اگر صبح صادق ہونا معلوم نہیں تھا، سحری کا وقت باقی ہے سمجھ کر کھایا پیا یا جمع کیا تو روزہ فاسد ہو جائے، صرف قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔
سوال: اولاد کا نفقہ حوائج اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں؟
جواب: اگر مذکر اولاد نابالغ ہے یا بالغ ہے لیکن معذور ہے یا کمائی کے قابل نہیں ہے، یا مؤنث اولاد ہے تو ان کا نفقہ اور ضروری خرچہ باپ کے ذمہ ہے لہٰذا یہ نفقہ اور ضروری خرچہ حوائج اصلیہ میں داخل ہے۔